دیوبندی چالوں سے بچئے

منیر احمد صاحب خادم

دیوبندی چالوں سے بچئے

شائع کردہ
نظارت نشر واشاعت قادیان

Name of the Book
DEOBANDI CHALOON SE BACHIYE

Author : Muneer Ahmad Khadim

First Edition in 1996
Present Edition : 2016
Copies : 1000

Published by: Nazarat Nashr-o-Isha'at
Qadian, Dist-Gurdaspur-143516
Punjab, India

Printed at : Fazl-e-Umar Printing Press
Qadian

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

عرض ناشر

دیوبندیوں کی طرف سے جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ پر طرح طرح کے بہتانات واتّہامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس میں یہ لوگ نہایت غلیظ اور گندی زبان کا استعمال کرتے ہیں اس لئے مسلمان بھائیوں کو ان کی اصل حقیقت کی اطلاع دینے کی غرض سے مکرم منیر احمد صاحب خادم سابق مدیر ہفت روزہ بدرؔ نے ’’دیوبندی چالوں سے بچیئے !‘‘ کے عنوان کے تحت ایک سلسلہ وار اِداریہ لکھا تھا جسے ہفت روزہ بدر میں 1996ء میں افادۂ عام کے لئے قسط وار اور بعدہ کتابی شکل میں شائع کیا گیا تھا۔ اس کتاب کو ایک بار پھر شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت میں تعاون کرنے والے تمام معاونین کو حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

ناظر نشر و اشاعت قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

دیوبندی چالوں سے بچئے!

کُل ہند مجلس ''تحفّظ ختم نبوّت'' دارالعلوم دیو بند سہار نپور (یو پی) نے ایک کتابچہ بعنوان ''محمد صلعم کے پریمی کہاں ہیں-؟'' شائع کرا کر یو پی ہریانہ اور ملک کے بعض اور صوبوں میں پھیلایا ہے جس میں اپنی پُرانی عادت کے مطابق بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ پر طرح طرح کا کیچڑ اُچھالا ہے، نہایت گندی اور جھوٹی زبان استعمال کی ہے، لغو اور گھناؤنے الزامات لگائے ہیں اور احمدیوں کے خلاف معصوم مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کی ہے۔

مسلم نوجوانوں کو اُکسایا گیا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بہانے ملک میں فساد یعنی ''دیوبندی جہاد'' میں مصروف ہوں۔ اس دیوبندی جہاد کے نتیجے میں بعض جگہوں پر احمدیوں کو مارا پیٹا بھی گیا ہے ان کو لہولہان کیا گیا ہے، مسجدوں سے دھکے دے کر نکالا گیا ہے۔ اور کافر کافر کہہ کر گندی گالیاں نکالی گئی ہیں اور یہ سلسلہ لگاتار جاری ہے۔

ان دیوبندیوں کو اپنا یہ اسلام مبارک ہو۔ دراصل سردارِ دو جہاں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ عام مسلمان تو درکنار علماء بھی شر پسند اور آسمان کے نیچے بدترین مخلوق بن جائیں گے اس دَور کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپؐ نے فرمایا تھا :-

یَأۡتِیۡ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبۡقٰی مِنَ الۡاِسۡلَامِ اِلَّا اسۡمُهٗ وَلَا یَبۡقٰی مِنَ الۡقُرۡاٰنِ

اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَآءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ ۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم صفحہ ۷۶)

ترجمہ : لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کی صرف عبارت باقی رہ جائے گی۔ مسجدیں ان کی بڑی عالیشان اور آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے انہی میں سے فتنے نکلیں گے اور انہیں میں واپس لوٹیں گے۔

آج یہ وہی دَور ہے جس کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

* اسلام صرف نام کے طور پر رہ گیا ہے یعنی نام پوچھو تو مسلمانوں جیسے ہیں لیکن عمل حقیقی مسلمانوں جیسے نہیں بلکہ اب تو یہاں تک حد ہو چکی ہے کہ ہزاروں مسلمان ایسے بھی ہیں جن کے نام بھی آپ کو مسلمانوں جیسے نظر نہیں آئیں گے بلکہ بات کرنے سے معلوم ہوگا کہ انکے باپ یا دادا مسلمان تھے اور انہوں نے حالات سے مرعوب ہو کر اپنی اولاد کا نام بدل دیا تھا۔

* اسی طرح حدیث شریف کے عین مطابق قرآن کریم کی عبارت صرف لکھے ہوئے الفاظ کے طور پر محفوظ ہے ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان ایسے ہیں جو اس لکھی ہوئی عبارت کو پڑھنا تک نہیں جانتے ، ترجمہ جاننا اور اس پر عمل کرنا تو دُور کی بات ہے۔ ہزاروں مسلمان گھرانے ایسے ہیں جہاں گھروں میں دیکھنے کے لئے بھی قرآن مجید نہیں ملتا۔

* مذکورہ حدیث مبارک میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مساجد آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی آج آپ برِّصغیر ہندو پاک میں بظاہر نہایت خوبصورت مسجدیں بھی دیکھیں گے اور یہ بھی دیکھیں گے کہ ان میں نمازی بھی حاضر ہوتے ہیں لیکن مسجدوں کی آبادی کے نتیجہ میں جو ہدایت حاصل ہونی چاہیئے وہ ان میں سے اکثر نمازیوں کو ہرگز نہیں ملتی کیونکہ مسجدوں میں فرقہ

بندیوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دوسرے فرقہ کے لوگوں کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ امام صاحبان گاؤں کے لوگوں سے اناج اور پیسہ وصول کرنے کے لئے مسجدوں میں نمازیں پڑھاتے ہیں۔ علاوہ ان کے آپ ایسی مسجدیں بھی دیکھیں گے جہاں ان مسجدوں کو آباد کرنے والے دوسرے فرقہ کے لوگوں کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پاکستان میں آجکل کیا ہو رہا ہے؟ شیعہ سُنّیوں کی مسجدوں کو لہولہان کر رہے ہیں اور سُنّی مولوی شیعہ مسجدوں کے نمازیوں کو خون سے رنگ رہے ہیں۔ تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ بالخصوص ہندوستان میں ہزاروں مسجدیں ایسی ہیں جنہیں یا تو شہید کر دیا گیا ہے اور یا غیر مسلم ان مساجد میں اپنے جانور باندھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے ایسی کئی مساجد کو گوبر سے صاف کر کے دھو کر انہیں آباد کیا ہے، اُن پر ہزاروں روپے خرچ کر کے اُنہیں نماز پڑھنے کے قابل بنایا ہے لیکن حد یہ ہے کہ جب احمدی ایسی مسجدوں کو آباد کر لیتے ہیں اور وہاں نماز اور قرآن مجید کی تلاوت شروع ہو جاتی ہے لاؤڈ اسپیکر لگا کر اذان کی آواز دُور دُور تک پہنچائی جاتی ہے تب ان دیو بندی مولویوں کی غیرتِ اسلام اور عشق رسول کی رَگ پھڑکتی ہے اور وہ فوراً معصوم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے انہیں احمدیوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور اپنے روایتی انداز میں گلے پھاڑ پھاڑ کر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ قادیانی اللہ اور رسول کی توہین کرنے والے ہیں۔ سمجھدار مسلمان تو اس چال کو سمجھ جاتے ہیں کہ یہ دیو بندی نہ خود مسلمانوں کی نسل کو تعلیم دیتے ہیں اور نہ برداشت کرتے ہیں کہ یہ پڑھ لکھ کر جہالت کے جنگل سے باہر نکل جائیں چنانچہ وہ ان فساد پھیلانے والے دیو بندی مولویوں سے پوچھتے ہیں کہ اے اسلام کے ہمدرد! اور اے محمد صلعم کے پریمیو!! اُس وقت تم کہاں تھے جب یہاں کی مسجد بے آباد تھی، اُس میں گندگی پڑی تھی، ہم اور ہمارے بچے نماز روزے سے غافل اور قرآن مجید سے لاعلم تھے اب جبکہ ہم نے ان احمدیوں کے ذریعہ ہی اسلام کی واقفیت حاصل کی ہے تو تم ان کو کافر اور رسُول خُدا کی توہین کرنے والے کہتے ہو۔

لیکن بعض جگہوں پر جہاں معصوم مسلمان ان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں وہاں مسجدیں پھر بے آباد ہوجاتی ہیں چند دنوں بعد نماز اور قرآن مجید کی تعلیم کا سلسلہ بند ہوجاتا ہے اس طرح یہ مولوی پھر کسی دوسرے گاؤں کو جہالت کے گڑھے میں دھکیلنے کے لئے نکل پڑتے ہیں۔ چنانچہ اس لئے مذکورہ حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام مہدی کے زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ فرمایا اسلام نام کا رہ جائیگا اور قرآن مجید کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے مسجدیں ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس کے تمام تر ذمہ دار اس دَور کے شر پسند علماء ہوں گے جو اسلام اور قرآن کا نام لے لے کر اور رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے جھوٹے دعوے کر کے مسلمانوں میں فتنہ وفساد اور نفرتیں پھیلائیں گے۔

اس دور کے مسلمانوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مسلمان یہود اور نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چل پڑیں گے فرمایا:-

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ، قَالَ فَمَنْ ؟

(مسلم جلد نمبر ۲ کتاب العلم ومشکوٰۃ کتاب الفتن واشراط الساعۃ)

یعنی اے مسلمانو! تم لوگ پہلی قوموں کے نقشِ قدم پر چلو گے جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے مشابہ ہوتی ہے اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح تم ان کے نقشِ قدم پر چلو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی ایسا ہی کرو گے (یعنی بُرے کاموں میں بے عقلی سے ان کی پیروی کرو گے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی قوموں کے طریقوں سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں فرمایا- اور کون؟

یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے یہود ونصاریٰ کے مانند ہوجانے

پر مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی کی یعنی جس طرح یہود کے بگڑ جانے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصلاح یہود کے لئے تشریف لائے تھے بالکل اسی طرح جب مسلمان مثل یہود کے ہو جائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تیرہ سو سال بعد اس اُمت میں بھی مسیح موعود کا وعدہ دیا گیا تھا جس کا دوسرا نام بمنشاء حدیث مبارک لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی امام مہدی بھی ہے۔ بارھویں صدی ہجری کے مجدّد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر صاف طور پر فرمایا تھا۔

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الْقِیٰمَۃَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیُّ تَھَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ۔

(تفہیمات ربّانیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

یعنی میرے عظمت والے رب نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی ظاہر ہونے کو تیار ہے۔

پس انہی الٰہی نوشتوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور امام مہدی کے منصب پر فائز ہو کر بحکمِ الٰہی تشریف لا چکے ہیں اور یہود کے نقشِ قدم پر چلنے والے علماء اپنے اندر فقیہوں اور فریسیوں کی کامل مشابہت پیدا کر کے آج ان کی مخالفت کر رہے ہیں اور یہ مخالفت بھی دراصل آپ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے بزرگانِ اسلام نے صاف طور پر فرمایا تھا کہ جب امام مہدی مبعوث ہوں گے تو ظاہر پرست علماء ان کی مخالفت کریں گے چنانچہ الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابنِ عربیؒ فرماتے ہیں:-

وَاِذَا خَرَجَ ھٰذَا الْاِمَامُ الْمَھْدِیُّ فَلَیْسَ لَہٗ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِلَّا الْفُقَھَآءُ خَاصَّۃً فَاِنَّہٗ لَا یَبْقٰی لَھُمْ رِیَاسَۃٌ وَلَا تَمِیْزٌ عَنِ الْعَامَّۃِ۔

(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

کہ جب امام مہدی آئیں گے تو ان کے کھلے دُشمن اس زمانے کے علماء و فقہاء ہوں گے کیونکہ

ان کی سرداری اور تمیز ختم ہو جائے گی۔

محترم قارئین! آج جبکہ مسلمان گروہ در گروہ ہو کر اپنی طاقت کو کمزور کر چکے ہیں ان کا کوئی ایسا مرکز نہیں جہاں ایک عالمگیر واجب الاطاعت امام ہو جہاں نظامِ بیت المال ہو جہاں سب مسلمان اپنے جھگڑوں اور اختلافات کو مٹا کر ایک جان اور دل ہو جاتے ہوں ایسا امام جس کی ایک آواز پر سب مسلمان اُٹھتے ہوں اور ایک آواز پر بیٹھ جاتے ہوں ایسا امام جوان کو اتفاق واتحاد کی تعلیم دیتا ہو، ایسا امام جوان کو قرآن مجید کی سنہری تعلیمات پڑھ پڑھ کر سُناتا ہو اور ان پر عمل کرنے کے لئے کہتا ہو ایسا امام جو کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہتا ہو بلکہ سب کو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کے لئے کہتا ہو جو تمام مسلمان بھائیوں کے لئے دن رات فکر مند رہ کر اُنکے لئے اپنے مولیٰ کے حضور میں رو رو کر دُعائیں کرتا ہو۔ تمام دنیا میں نظر اُٹھا کر دیکھئے ایسا امام عالی مقام ایسا امامِ روحانی سوائے قادیان کی جماعت احمدیہ کے روئے زمین پر آپ کو ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔ پیشگوئیوں میں یہ بات بیان کی گئی تھی کہ امام مہدی علیہ السلام جب آئیں گے تو اس وقت مغرب میں رہنے والے اپنے مشرق کے بھائیوں کو اور مشرق کے رہنے والے اپنے مغرب کے بھائیوں کو دیکھ سکیں گے۔ (النجم الثاقب جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۶) چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی علیہ السلام کے خلیفہ جب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ عالمگیر سے خطاب فرماتے ہیں تو مشرق والے مغرب میں بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں کو صاف دیکھتے ہیں اور مغرب میں بیٹھے ہوئے اپنے مشرقی بھائیوں کا دیدار کر سکتے ہیں۔

اسی طرح یہ بھی پیشگوئی تھی کہ جب ان کی بیعت ہوگی تو آسمان سے آواز آئے گی کہ **ھٰذا خلیفۃ اللہ المھدی فاسمعوا لہٗ وَ اطیعُوا** کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی آواز سُنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز ہر خاص و عام سُنے گا۔

(قیامت نامہ صفحہ ۴ مؤلفہ رأس المفسرین مولانا شاہ رفیع الدین مطبع مجتبائی دہلی)

چنانچہ ہر سال عالمی بیعت کے موقع پر جبکہ لاکھوں لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام پر

ایمان لاتے ہیں آواز بیعت ہر خاص و عام سنتا ہے پس اب تمام دُنیا کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس امام کی بیعت کریں جس کے حق میں یہ پیشگوئیاں عین صفائی سے پوری ہو چکی ہیں لیکن بجائے اس کے کہ اس روحانی امام کی قدر کی جاتی جو سب مسلمانوں کا خیر خواہ اور دن رات اُن کی بھلائی کا خواہاں ہے چند کرائے کے مولوی اس امام کی مخالفت پر تُلے ہوئے ہیں تا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو لوٹنے کا ان کا گھناؤنا کاروبار جاری رہ سکے۔ پس اُمت کے بہی خواہ مسلمان بھائیوں سے ہماری دردمندانہ درخواست ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے والے ان دُنیا پرست دیوبندی مولویوں کے جھوٹ سے بچیں اور اس دَور میں خدا کی طرف سے آنے والے سچّے امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو شناخت کر کے ان کو قبول کریں اور ان کی بیعت کریں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، جن کی اطاعت وفرمانبرداری ہر مسلمان کا اوّلین فرض ہے کا فرمان ہے کہ

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔

(ابوداؤد جلد نمبر ۲ باب خروج المہدی)

کہ اے مسلمانو! جب تمہیں اس کی آمد کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ سالہا سال سے مسلمان دینی تعلیم سے غافل تھے ان کے بچے کلمہ، نماز، روزہ سے بے خبر تھے جب احمدی مبلغین نے ہندوستان میں تقسیم ملک کے بعد اس کی پہل کی ہزاروں دیہاتوں اور شہروں میں بڑوں اور بچوں کو یہاں تک کہ غیر مسلموں کو بھی کلمہ سکھا یا نماز سکھائی اور قرآن مجید پڑھایا جہاں بھی احمدی مبلغین یہ نیک کام شروع کرتے ہیں شیطان کی طرح دینی کام میں روڑا اٹکانے کے لئے یہ دیوبندی مولوی وہاں پہنچ جاتے ہیں اور احمدیوں کو کافر کافر کہنا شروع کر دیتے ہیں اگر یہ لوگ اسلام کے سچے خیر خواہ ہیں اگر ان کے

دلوں میں مسلمانوں کی ہمدردی ہے تو یہ بھی انہیں دینی تعلیم سکھائیں قرآن مجید کی تعلیم دیں اگر ان کے دلوں میں غیرت اسلام ہے تو یہ ہندو بن جانے والے یا عیسائیت اختیار کرنے والے لاکھوں مسلمانوں کو دوبارہ اسلام میں لانے کی فکر کریں ۔ آج جماعت احمدیہ جہاں جہاں مسلمان بھائیوں کو دینی تعلیم سکھانے کا انتظام کررہی ہے وہیں دُنیا بھر میں لاکھوں غیر مسلم اس الٰہی جماعت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو کر کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ رہے ہیں۔

پس مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ ان مفاد پرست مولویوں کے چنگل میں پھنسنے کی بجائے گہری نظر سے پہچانیں کہ کون مسلمانوں کا سچا دوست اور کون ان کا دشمن ہے ----؟

جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ جہاں جہاں جماعتِ احمدیہ مسلمان بھائیوں کو دینی تعلیم دینے ،نماز اور قرآن مجید سکھانے کے لئے کام کررہی ہے وہاں وہاں پر یہ دیوبندی مولوی پہنچ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قادیانیوں کا کلمہ اور ہے۔نعوذ باللہ قادیانی رسول اللہ کی ہتک کرتے ہیں،صحابہ کرام کی ہتک کرتے ہیں، دین اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ان کا درود شریف اور ہے وغیرہ وغیرہ اور اس جھوٹ کو چھوٹے چھوٹے کتابچوں کے ذریعہ آجکل خوب پھیلا رہے ہیں چنانچہ حال ہی میں جو کتابچہ بعنوان ’’حضرت محمد صلعم کے پریمی کہاں ہیں‘‘ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے شائع ہوا ہے اس میں اسی طرح کی جھوٹ کی غلاظت بھری پڑی ہے۔

ان سب جھوٹے اعتراضات کے مقابل پر ہمارا جواب تو بس یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ یعنی جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔

دراصل دیوبندیوں کوان کے روحانی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کی یہ تعلیم ہے کہ احیاءِ حق کے واسطے جھوٹ بولنا جائز ہے(فتاوٰی رشیدیہ کامل کتاب الحظر والاباحہ سوال نمبر ۱۱)اس لئے

اپنے پیشوا کی تعلیم سے مجبور ہو کر یہ لوگ جھوٹ کی غلاظت کھاتے ہیں علاوہ جھوٹ بولنے کے اپنی فطری عادت کی تسکین کے لئے ہمارے مقدس امام کو طرح طرح کی گالیاں بھی نکالتے ہیں اور احمدیوں کو نعوذ باللہ من ذالک کافر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے اور اپنے منہ میاں مٹھو بن کر خود کو بڑھ چڑھ کر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں لیکن ابھی ہم اس مضمون میں ان کے عشق کی قلعی کھولیں گے اور بتائیں گے کہ دراصل جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں کرتی بلکہ دیوبندی ہیں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہیں ۔ دیوبندی ہیں جو صحابہ کرام اور اہل بیت کی شانِ اقدس میں گالیاں نکالتے ہیں ۔ یہ دیوبندی ہیں جو گنگوہ کو روضہ شریف سے افضل بتاتے ہیں قرآن مجید کے متعلق غلیظ غلیظ فتوے شائع کرتے ہیں ۔

ہم ان کی گالیوں کے باوجود عرصہ سے خاموش تھے لیکن جب ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ اب نہ صرف معصوم مسلمانوں بلکہ ان کی اگلی نسل کے بھی دشمن بن چکے ہیں جو نہ تو خود مسلمانوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں اور نہ یہ برداشت کرتے ہیں کہ کوئی ان کو دینی تعلیم دے تا کہ ان کی کمائی کا وہ کاروبار جو جہالت میں خوب پھلتا پھولتا ہے اپنے تمام تر دھوکے اور فریب کے ساتھ چلتا رہے اور وہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل کے مسلمانوں کو ان پڑھ اور بے علم رکھ کر اچھی طرح لوٹتے رہیں ۔ تو اب ہم بھی ان کے عشقِ اسلام کا بھانڈا بیچ بازار میں پھوڑنے جارہے ہیں لیکن پہلے ہم جماعت احمدیہ کے وہ عقائد بیان کرتے ہیں جو سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں آپ فرماتے ہیں :-

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالمِ گزراں سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت

سیّدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعے سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتمِ کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرّسل کے حاصل ہوسکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزّت اور قرب کا بجز سچّی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے''۔

(ازالہ اوہام حصّہ اوّل صفحہ ۱۳۷ طبع اوّل، روحانی خزائن جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰)

اسی طرح آپ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:-

''جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کے کلام کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق (یعنی حضرت فاروقؓ) رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں اور ہم اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا

کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسُول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بُنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام اُمور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ اُمور جو اہل سُنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں اَلَآ اِنَّ لعنۃ اللہ علی الکاذبین و المفترین''

(ایام الصلح صفحہ ۸۶،۸۷)

بانئ جماعت احمدیہ کی مذکورہ تحریرات سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ احمدیوں کا کلمہ لَآ

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُول اللّٰہ ہے اور دیو بندی لوگ جھوٹے طور پر ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُول اللّٰہ کی خاطر پاکستان میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں پاکستان کے فوجی حکمران ضیاء الحق نے احمدیوں پر کلمہ طیّبہ پڑھنے کی پابندی لگادی ہوئی ہے چنانچہ آج تک احمدی پاکستان میں کلمہ نہیں پڑھ سکتے اگر احمدیوں کا کلمہ کوئی اور تھا تو پھر کلمہ پڑھنے پر پابندی کیوں لگائی ادھر احمدیوں کی حالت یہ ہے کہ وہ باوجود منع کرنے کے پھر بھی کلمہ طیّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنے سے باز نہیں آتے۔ انہیں جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے جانا منظور ہے، کال کوٹھریوں میں مصیبتوں کی زندگی گزارنا قبول ہے لیکن وہ حضرت بلالؓ کی طرح کلمہ طیّبہ سے اپنے آپ کو ہرگز جدا نہیں کر سکتے۔

اگر یہ دیوبندی خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ احمدی بے شک اپنی کتابوں میں لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھتے ہیں بظاہر بولتے بھی ہیں لیکن دل میں بجائے محمد رسول اللہ کے احمد رسول اللہ بولتے ہیں تو ہمارا جواب خدائی کے ان دعویداروں سے یہ ہے کہ فتویٰ تو ہمیشہ کسی زبان کے اقرار پر لگایا جاتا ہے۔ دل کی حالت پر نہیں کیونکہ دل کی بات صرف علیم و خبیر خدا ہی جانتا ہے۔ یہاں تک کہ سردار دوجہاں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیشہ ظاہر پر فتویٰ دیا ہے۔ ایک جنگ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت اُسامہ بن زیدؓ نے ایک کافر پر تلوار اُٹھائی اور اس نے بلند آواز سے کہا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حضرت اُسامہ نے اس شخص کو اس لئے قتل کر دیا کہ ان کے خیال میں وہ کلمہ توحید کا اعلان دل سے نہیں کر رہا تھا بلکہ صرف جان بچانے کے لئے ایسا کر رہا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا اور حضرت اُسامہ کو مخاطب کر کے بار بار فرمایا ’’اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ حَتّٰی تَعْلَمَ اَقَالَھَا اَمْ لَا‘‘ (صحیح مسلم کتاب الایمان) کہ اے

اُسامہ! کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ دل سے کلمہ پڑھ رہا تھا یا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے واضح ہے کہ کسی شخص کو کسی کے بارے میں یہ کہنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ جس بات کا زبان سے قائل ہے دِل سے اس کا قائل نہیں اور جو شخص ایسا کرے وہ خواہ کتنا ہی پیارا اصحابی کیوں نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر شدید ناراض ہوئے تھے چنانچہ حضرت اُسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس طرح شدید ناراضگی کے عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے یہ فقرہ اتنی بار دہرایا کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا اور اس طرح مجھے آپ کی ناراضگی نہ دیکھنی پڑتی۔

حضرت امام سیُوطی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''اَلْخَصَائِصُ الْکُبْریٰ'' جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۷،۷۸ ناشر مکتبہ نُوریہ رضویہ لائلپور باب ''معجزته فيمن مات ولم تقبله الارض'' میں درج یہ واقعہ بھی قابلِ غور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک جنگ میں ایک مسلمان ایک مشرک پر غالب آ گیا جب مسلمان نے اسے تلوار سے قتل کرنا چاہا تو اُس نے فوراً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ دیا لیکن وہ مسلمان پھر بھی باز نہیں آیا اور اُسے قتل کر دیا پھر اس مسلمان قاتل کے دل میں خلش پیدا ہوئی تو اس نے ساری بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی جس پر آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا جب وہ مسلمان قاتل فوت ہو گیا تو اس کی تدفین کے بعد اگلے دن دیکھا گیا کہ اُس کی لاش قبر سے باہر پڑی ہے اس کے ورثاء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ نے فرمایا اسے دوبارہ دفن کر دو پھر دوبارہ دفن کر دیا گیا تو اگلے دن پھر یہی ماجرا ہوا اُسے تیسری بار دفن کیا گیا تو پھر زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی تب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے والے کی لاش کو قبول کرنے سے زمین نے بھی انکار کر دیا ہے اس لئے اسے غار میں پھینک دو پھر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اس سے بھی بُرے اشخاص کو قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو تمہارے لئے عبرت کا نشان بنانے کے لئے ایسا کیا تا آئندہ تم میں سے کوئی شخص کسی کلمہ پڑھنے والے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے شخص کو قتل نہ کرے۔

اگر باوجود ایسے عبرتناک واقعات کے دیوبندی پھر بھی احمدیوں کو یہ کہتے ہیں کہ زبان سے احمدی کوئی اور کلمہ پڑھتے ہیں لیکن دل میں ان کا کوئی اور کلمہ ہے تو پھر اب ہم بتاتے ہیں خدائی کے ان دعویداروں کا اصل کلمہ اور اصل درود شریف کیا ہے۔

دیوبندیوں کا کلمہ اور دُرود

دیوبندی فرقہ کے قابل احترام بزرگ مولوی اشرف علی تھانوی کو اُن کے ایک مرید نے لکھا کہ :-

''کچھ عرصہ ہوا خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھتا ہوں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی جگہ حضور (مولوی اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اسی خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں ......لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''اشرف علی'' نکل جاتا ہے......کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شرف پڑھتا ہوں لیکن پھر یہی کہتا ہوں ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا و نبیّنا مَولانا اشرف علی''

اس خواب کی تعبیر کرتے ہوئے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے اس مرید کو یہ نہیں فرمایا کہ کلمہ شریف پڑھتے ہوئے اشرف علی رسول اللہ پڑھنا لعنتیوں کا کام ہے اور یہ شیطانی خواب ہے بلکہ فرمایا کہ یہ خواب بالکل ٹھیک ہے۔

(دیکھو رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ ھجری صفحہ ۳۵ مطبُوعہ تھانہ بھون)

اشرف علی رسول اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے دیگر بزرگوں کے کلمے بنانا بھی دیو بندیوں کی ایک عادت اور ان کے دین کا حصہ ہے۔ چنانچہ اسی طرح ایک مقام پر گنگوہی صاحب کا بھی کلمہ لکھا ہے ملاحظہ فرمایئے! کس شان سے دیو بندی گنگوہی صاحب کو رسول اللہ کہتے ہیں۔

''بعض بزرگوں کی بعض مواقع ضرورت پر عادت ہوتی ہے کہ طالب کی ارادت اور اعتقاد کا اس طریق پر امتحان کرتے ہیں کہ کوئی قول یا فعل ایسا کہتے اور کرتے ہیں جس کا ظاہر باطن کے خلاف ہوتا ہے یعنی واقع میں تو شریعت کے موافق ہوتا ہے اور ظاہر میں خلاف ہوتا ہے جیسا شیخ صادق گنگوہیؒ نے ایک طالب کے سامنے کہہ دیا۔لا الہ الا اللہ صادق رسول اللہ۔''

(شریعت وطریقت مولانا اشرف علی تھانوی مرکزی ادارہ تبلیغ دینیات جامع مسجد دہلی صفحہ ۴۲۵ دوسرا ایڈیشن مطبوعہ اپریل ۱۹۸۱)

(۲)

کتابچہ ''محمد صلعم کے پریمی کہاں ہیں؟'' میں دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں (نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات) اور اس بات کو سچّا ثابت کرنے کے لئے ''الفضل قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء'' سے ایک من گھڑت اور بناوٹی حوالہ اپنی طرف سے بنا کر درج کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ:

''یہ بالکل ٹھیک ہے ہر ایک شخص ترقّی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے یہاں تک کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے''۔

(اخبار الفضل قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

حقیقت یہ ہے کہ یہ حوالہ بالکل جھوٹ ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ دیو بندی

مولوی یہودیوں کی طرز پر تحریف کر کے اصل بات کو چھُپاتے ہیں اور اپنے پیرو مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق احیاء حق کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ جو عبارت الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء کے حوالے سے درج کر کے انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے ایسی کوئی عبارت مذکورہ اخبار میں نہیں ہے۔ یہ دیو بندیوں کا دجل اور کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ ہمارا چیلنج ہے کہ ایسی کوئی عبارت الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ میں نظر نہیں آئے گی۔ اس موقع پر ہم مذکورہ الفضل کی اصل عبارت لکھتے ہیں۔ محترم قارئین خود جھوٹ سچ کا فیصلہ کرلیں۔ یہ حوالہ دراصل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کا ہے آپ فرماتے ہیں:-

''ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کسی کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھنے سے نہیں روکا اگر کسی شخص میں ہمّت ہے تو بڑھ جائے مگر وہ بڑھے گا نہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قُربانی دی ہے کوئی وہ قربانی دے نہیں سکتا''

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲)

پھر فرماتے ہیں:-

''کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ قیامت تک کوئی ایسا بچہ جن سکتی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی فرمودہ ۱۱ فروری ۱۹۲۲ء)

یہ دیو بندی مولوی تو کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی ہے اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اس دَور میں اگر کوئی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہو کر فرماتے ہیں ؎

بعد از خُدا بعشقِ محمّد مخمّرم

گر کُفر ایں بُوَد بخدا سخت کافرم

یہ آپ کا فارسی شعر ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مَیں اللہ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مدہوش ہوں اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرنا کُفر ہے تو میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

''اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔''

(تریاق القلوب صفحہ ۵-۷ ۱۹۰۲ء)

(۳)

کتابچہ ''محمد صلعم کے پریمی کہاں ہیں ؟''میں یہ جھوٹ بھی لکھا ہے کہ قادیانیوں کا درود مسلمانوں کے مروّجہ درود سے الگ ہے اس موقعہ پر ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر وہ درود لکھتے ہیں جو احمدی لوگ اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ وہ درود یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس درود کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :

''درود شریف کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نُوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی کئی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔''

فرماتے ہیں:-

''درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نُور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔''

(اخبار الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

یہ تو ہے بانئ جماعت احمدیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم لیکن دیو بندی جو عشق رسول کے دعویدار ہیں ان کے عشق رسول کی حقیقت سُنئے دیو بندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی ''بانئ اسلام کے ثانی'' تھے اس طرح انہوں نے گنگوہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر لا کھڑا کیا ہے ''شیخ الہند مولانا محمود حسن خلیفۂ برحق مولوی رشید احمد گنگوہی'' گنگوہی صاحب کی

وفات پر ان کا مرثیہ لکھتے ہوئے یوں گُل افشانی کرتے ہیں ؎

زباں پر اہل اہواء کی ہے کیوں اُعل ہبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ صفحہ ۶ مطبوعہ مطبع بلالی ساڈھورہ ضلع انبالہ)

یہ ہے دیوبندیوں کا عشقِ رسول کہ رشید احمد گنگوہی کو ''بانیٔ اسلام کا ثانی'' کہتے ہیں۔اسی طرح شیخ محمود حسن اس قصیدہ میں مزید لکھتے ہیں۔

وفات سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سُبحانی

(مرثیہ صفحہ ۱۱)

مذکورہ شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات قرار دیا ہے اور صاف لکھا ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا نقشہ کھینچتی ہے گویا رشید احمد صاحب گنگوہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے اور اس وقت موجود ان کے ساتھی رشید احمد گنگوہی کے صحابہ ہو گئے۔اسی اعتبار سے محمود حسن صاحب نے اپنے آپ کو حضرت ابوبکر کے مقابل پر کھڑا کرتے ہوئے خود کو رشید احمد گنگوہی کا ''خلیفۂ برحق'' لکھا۔ چنانچہ مرثیہ کے ٹائیٹل پیج پر جہاں محمود حسن صاحب کا نام درج ہے لکھا ہے۔

''مرثیہ

چکیدۂ قلم فیض رقم علامہ فروع واصول جامع معقول ومنقول

حضرت مولٰنا محمود حسن صاحب خلیفۂ برحق

حضرت مولٰنا رحمۃ اللہ علیہ''۔

یہی وجہ ہے کہ محمود حسن صاحب گنگوہ کو کعبہ سے بھی افضل سمجھتے ہیں لکھتے ہیں ؎

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوقِ عرفانی

(مرثیہ صفحہ ۱۳)

یہ الفاظ نہایت خطرناک ہیں جو کعبہ کی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کرتے ہیں سب دنیا کے مسلمان جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ سے سب دُنیا کی بستیاں برکتیں حاصل کرتی ہیں کیونکہ مکہ وہ مقدس بستی ہے جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو چوما کرتی تھی ۔ مذکورہ دیوبندی مولانا خلیفۂ برحق مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک اہل ایمان کو اس وقت تک چین نہیں آسکتا جب تک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ نہ پوچھ لیں گویا اصل قبلہ تو گنگوہ ہے جس کی طرف مکہ اور بیت اللہ کو بھی جانے کا رستہ پوچھنا چاہئے (واہ! کیا خوب ہے دیوبندی ایمان)

مزید سنئے! دیوبندی بزرگ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔

''یہ فقیر جہاں رہے گا وہیں مکہ اور مدینہ اور روضہ ہے''

(خیر الافادات ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی ناشر ادارہ اسلامیات لاہور اگست ۱۹۸۲ء)

واہ رے دیوبندیو! تمہارے عشق رسول کے دعوے! تم نے عشق رسول کے ساتھ ساتھ مکہ مدینہ اور روضہ شریف سے بھی خوب عشق کیا ہے ۔اب ہم پوچھتے ہیں کہاں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق جوان عشاقِ رسول سے پوچھیں کہ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تُم نے کیسے کیسے گُل کھلائے ہیں اور تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں اور اس پر بھی تم عشقِ رسول کا دم بھرتے ہو دراصل انہی باتوں کو عام مسلمان بھائیوں سے چھپانے کے لئے یہ لوگ خود کو تو عشاقِ رسُول اور دوسروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے بتاتے ہیں۔

(۴)

ایک اعتراض مذکورہ کتابچہ میں یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ :

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت پوری نہیں ہوسکی مَیں نے اس کو پورا کیا ہے۔''

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۴ مرزا قادیان)

اس حوالہ کو بھی اس کے سیاق و سباق سے الگ کر کے توڑ مروڑ کر دیوبندی عادت کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ اصل میں دیوبندیوں کی رگ رگ میں اپنے رُوحانی امام کی نصیحت کہ احیائے حق کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے اچھی طرح رچ بس گئی ہے اسی لئے یہ ہر وقت جھوٹ بولتے اور دھوکہ اور فریب کے مُردار پر منہ مارنے کے لئے تیار بیٹھے رہتے ہیں۔

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل عبارت پیش کر کے فیصلہ اپنے محترم قارئین کی خدمت میں چھوڑتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں :

''چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرضِ منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت وَآخَرِینَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے اس وعدہ کی ضرورت اس وجہ سے پیدا ہوئی تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا۔ سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بیرونی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے

لئے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔‘‘[1]

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۷۷، رُوحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۲۶۳)

اصل حقیقت پیش کرنے کے بعد اب ہم عرض کرتے ہیں کہ دیو بندی نے یہ اعتراض تو کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت مکمل نہیں ہوئی لیکن وہ اپنے پیر و مرشد گنگوہی صاحب کی یہ عبارت کیسے بھول گیا جس میں گنگوہی صاحب لکھتے ہیں کہ حق صرف وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے اور نجات اس دور میں صرف گنگوہی کی پیروی سے مل سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اس عبارت میں کہیں ذکر نہیں کرتے چنانچہ ہم وہ عبارت ذیل میں درج کرتے ہیں لکھتے ہیں :

’’سُن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ مَیں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔‘‘

(تذکرۃ الرشید جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷ مؤلفہ عاشق الٰہی میرٹھی)

لیجئے مع حوالہ مکمل عبارت پیش ہے۔ انصاف پسند اب خود ہی غور فرمالیں کہ کیا اس دَور میں نجات مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی پیروی سے ملتی ہے یا اب بھی نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی لازم ہے کیا یہ دیو بندیوں کی سراسر توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔

اس کے مقابلہ پر سُنئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔

’’میری رُوح بول اُٹھی کہ نجات کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں فرضی تجویزیں اور خیالی

حاشیہ [1] جیسا کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے آج دنیا کے کونے کونے میں امام مہدی علیہ السلام کی جماعت تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دُنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہے ہم نے اس خدا کی آواز سُنی اور اس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بُلاتے ہیں۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام رُوحانی خزائن جلد نمبر ۵)

پھر فرماتے ہیں:-

''نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خُدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی رسُول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔''

(کشتی نوح بحوالہ ہماری تعلیم صفحہ ۹)

(۵)

ایک اعتراض کتابچہ ''محمد صلعم کے پریمی کہاں ہیں؟'' میں یہ کیا گیا ہے کہ گویا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ:-

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے جبکہ مشہور تھا کہ اس میں سؤر کی چربی ملی ہوئی ہوتی تھی۔''

(مکتوبات مرزا قادیان اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

مذکورہ اعتراض میں اصل مفہوم سے ہٹ کر بات کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور مقصد صرف یہ ہے کہ یہ دو لائنیں لکھ کر نعوذ باللہ من ذالک یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا لکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے۔

حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک لمبے خط کی چھوٹی سی عبارت ہے جب تک تمام خط نہ پڑھا جائے یہ عبارت حل نہیں ہوسکتی۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ دیو بندی نے صرف اور صرف اشتعال دلانے کے لئے جھوٹ بولا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی حلال چیز کو محض شک کی بناء پر حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بعض باتیں بعض قوموں کو مدّ نظر رکھ کر مشہور ہوجاتی ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک قسم کے پنیر کے متعلق یہ مشہور تھا کہ چونکہ اسے عیسائی بناتے ہیں اس لئے ضرور اس میں سؤر کی چربی ملاتے ہوں گے حالانکہ یہ بات غلط تھی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پنیر کو خود کھا کر یہ ثابت فرمادیا کہ سُنی سنائی بات پر عمل ضروری نہیں۔

چنانچہ حضرت شیخ زین الدین بن عبدالعزیز اپنی کتاب فتح المعین شرح قرۃ العین میں زیرِ عنوان باب الصلوٰۃ مطبوعہ مصر مؤلفہ ۹۸۲ھ میں لکھتے ہیں

وَجُوْخٌ اِشتہر عَمَلُہٗ بلحم الخنزیر وَجُبْنٌ شَامِیٌّ اشتہر عملہ بالفحہ الخنزیر وَقَدْ جَآءَہٗ صَلی اللہ علیہ وسلم جُبُنَۃٌ من عندھم وَلَمْ یَسئل عن ذٰلک ذکرہ شیخنا فی المنہاج

ترجمہ: ’’اور جوخ جو مشہور ہے بنانا اس کا ساتھ چربی سؤر کے اور پنیر شام کا جو مشہور ہے بنانا اس کا ساتھ پنیر مائع سؤر کے اور آیا جناب سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پنیر ان کے پاس سے پس کھایا آنحضرت نے اس سے اور نہ پوچھا اس سے (یعنی اس کی بابت)۔‘‘

مذکورہ ترجمہ رسالہ ’’اظہار الحق درباره جواز طعام اہل کتاب‘‘ سے لیا گیا ہے جو ۱۸۷۵ء میں مذکورہ بالا حدیث کی بنیاد پر ہوشیار پور کے قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جناب خان احمد شاہ صاحب نے شائع کیا اس رسالہ یا فتویٰ پر شیخ الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور کئی دیگر علماءِ غیر مقلدین کی مہریں ثبت ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو گزشتہ حوالوں کی بناء پر نہ کہ اپنی طرف سے ایک بات بیان فرمائی ہے کہ صرف شک کی بناء پر کسی حلال چیز کو حرام نہیں قرار دیا جا سکتا

(٦)

مذکورہ کتاب میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام پر ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ روضہ مبارکہ کی توہین کی ہے رسالہ مذکورہ لکھتا ہے۔

''اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چُھپنے کے لئے ایک ایسا نیچ استھان دیا جو بد بودار تنگ و تاریک (اندھیرا) پشوؤں کے ہگنے مُوتنے کا تھا''۔

(خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۲۰۵)

یہ حوالہ سراسر بناوٹی ہے ایسا کوئی حوالہ حضور علیہ السلام کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ دراصل حضور علیہ السلام نے اس جگہ روضہ مبارکہ کا نہیں بلکہ غارِ ثور کا ذکر فرمایا ہے جس میں ہجرت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر چُھپے تھے۔ ہم ذیل میں اصل حوالہ لکھ دیتے ہیں قارئین خود ہی اصل حقیقت معلوم فرمالیں اس سے صاف اندازہ ہو جائے گا کہ دیو بندی صرف اشتعال پھیلانے کے لئے ایسے حوالے توڑ مروڑ کر اور جھوٹے رنگ میں لکھتے ہیں ان کے جھوٹ کی قلعی تو خود ان کے دئے گئے حوالوں سے بھی کُھل جاتی ہے جہاں لکھا ہے کہ

''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپنے کے لئے''

اب ظاہر ہے کہ آپ روضہ شریف میں چھُپے ہوئے نہیں تھے بلکہ دشمنوں کی بُری تدبیر سے بچنے کے لئے غارِ ثور میں چُھپے تھے۔ دراصل چور اپنی چوری کے کہیں نہ کہیں قدم چھوڑ ہی جاتا ہے جس سے وہ پکڑا جاتا ہے اگر دیو بندی نے حوالہ کو توڑا مروڑا تھا تو اس میں سے چُھپنے کا لفظ بھی نکال دیتا تو جھوٹ مکمل ہو جاتا۔ اصل حوالہ یوں ہے۔

''ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدّت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اُترنے کی جو دی گئی ہے اس کے ہر پہلو سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کوئی حد وحساب نہیں حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سو برس تک بھی عمر نہیں پہنچی مگر حضرت مسیح اب تک دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (غارِ ثور میں) چُھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا سکان ہے بُلا لیا اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ کی؟ عزت کس کو زیادہ کی؟ قرب کا مکان کس کو دیا؟ اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا؟''

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۹ رُوحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۲۰۵)

ہم نے اصل حوالہ کے ساتھ عبارت لکھ دی ہے دیوبندی نے حوالہ تو ٹھیک لکھا تھا لیکن یہودیوں کی طرح تحریف کرتے ہوئے عبارت توڑ مروڑ کر لکھی ہے۔ اب اے دیوبندیو! سچ بتاؤ کہ اس عبارت میں روضہ مبارک کی توہین کا ذکر کہاں ہے۔ حضور تو سمجھا رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اُٹھانے کا عقیدہ رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ یہ دیوبندی تو خود روضے کی توہین کرنے والے ہیں یہ بھلا روضے کی کیا عزت کریں گے ہم ابھی اوپر ایک حوالہ درج کر آئے ہیں جس میں دیوبندی بزرگ لکھتے ہیں کہ میں جہاں رہوں وہیں روضہ ہے اب حقیقت یہ ہے کہ یہ دیوبندی بزرگ اپنی زندگی میں پتہ نہیں کس کس حالت میں ہوتے تھے اور کیا ان کی زندگی کی تمام حالتوں کو روضہ مبارک سے تشبیہ دی جاسکتی ہے قارئین خود ہی گہری نظر سے سوچ لیں؟

اسی طرح ہم اس سے قبل یہ بھی تحریر کر آئے ہیں کہ دراصل دیوبندی کے نزدیک تو روضہ

مبارک کی گنگوہ کے مقابلہ میں کچھ بھی حیثیت نہیں چنانچہ محمود حسن صاحب ''خلیفہ برحق'' مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا وہ مرثیہ جوانہوں نے ''خاتم الاولیاء'' مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر لکھا ہے اس میں صاف تحریر ہے کہ خود کعبہ شریف بھی گنگوہ کا راستہ پوچھنے کے لئے بے تاب ہے یہ دیوبندی جو خود کعبہ کی سخت توہین کرنے والے ہیں دوسروں کی نظروں سے اپنی کارستانیوں کو چھپانے کے لئے بلاوجہ معصوم لوگوں پر الزام واتہام لگاتے ہیں۔

(۷)

مذکورہ کتاب میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ گویا حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی الہام سمجھ میں نہیں آئے آپ کی کتاب ازالہ اوہام کی طرف منسوب کر کے نہایت جھوٹا حوالہ درج کیا گیا ہے کہ۔

''نبی سے کئی غلطیاں ہوئی کئی الہام سمجھ میں نہیں آئے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۶۳)

ہمارا دعویٰ ہے کہ ازالہ اوہام میں کہیں بھی یہ عبارت نظر نہیں آئے گی یہ دیوبندیوں کے جھوٹ سے پیار کرنے کا واضح ثبوت ہے۔ ازالہ اوہام تو ۱۳۶۳ صفحے کی کتاب ہے ہی نہیں اس کتاب کے تو ۵۳۶ صفحے ہیں۔

(۸)

اسی طرح مذکورہ کتابچہ میں لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ۔

''قرآن شریف میں گندی گالیاں لکھی ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریقے استعمال کر رہا ہے۔'' (ازالہ اوہام)

یہ بھی اپنی طرف سے بنا کر جھوٹا حوالہ درج کیا گیا ہے ازالہ اوہام کا حوالہ بغیر صفحہ نمبر درج کئے دیا گیا ہے تا کہ جھوٹ کُھل نہ سکے لیکن ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ازالہ اوہام میں کہیں پر بھی مذکور عبارت نہیں لکھی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ قرآن مجید نے بعض مواقع پر کفار کے لئے جو سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں جیسے ان کے معبودوں کو **''حصب جھنّم''** (جہنم کا ایندھن) اور کفار کے لئے **''شرّ البریّہ''** یعنی بدترین مخلوق کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں عین موقع اور محل کے مطابق حقیقت الامر کے طور پر استعمال ہوئے ہیں نہ کہ یہ گالیاں ہیں۔ دیوبندیوں نے جھوٹے طور پر ان کو گالیاں بنالیا ہے۔

جہاں تک قرآن مجید کی محبت وعزت کا سوال ہے تو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں ؎

دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

اسی طرح فرماتے ہیں:-

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن''۔ (کشتی نوح)

یہ تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قرآن مجید کے متعلق پاکیزہ خیالات ہیں جن کی نصیحت آپ اپنی جماعت کو فرما رہے ہیں لیکن اب دیوبندیوں کے خیالات بھی قرآن مجید کے متعلق سُنیئے جن کی نصیحت یہ ایک دوسرے کو کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بحالتِ خواب قرآن پر پیشاب کرنا اچھا ہے۔ (نعوذ باللہ۔ اللہ بچائے دیوبندیوں کے اس عقیدے سے۔)

''ایک شخص نے کہا کہ مَیں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے۔حضرت نے فرمایا بیان تو کرو ان صاحب نے کہا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔''

(افاضاتِ یومیہ تھانوی صفحہ ۱۳۳ فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۰۹ ومزید المجید تھانوی صفحہ ٦٦ سطر ۲۳)

پھر دیوبندی کہتے ہیں قرآن مجید کو پاؤں تلے رکھنا جائز ہے۔لکھا ہے

''کسی عذر سے قرآن مجید کو قارورات میں ڈال دینا کُفر نہیں رُخصت ہے اور کوئی اور چیز نہ ہو تو قرآن شریف کو پاؤں کے نیچے رکھ کر اُوپر مکان سے کھانا اُتار لینا درست ہے اور بوقت حاجت قرآن شریف کو کسی کے نیچے ڈال لینا روا ہے''۔

(تحریف اوراق صفحہ ۴ بحوالہ وہابی نامہ صفحہ ۳۵)

قرآن مجید کی حد درجہ توہین کرنے والے یہ دیوبندی خدا جانے کس طرح معصوموں پر توہین قرآن کے الزام لگاتے ہیں۔اے دیوبندیو! مذکورہ حوالوں کو بار بار پڑھو اور خشک دیوبندیت سے توبہ کر کے سچے امام مہدی کو قبول کرلو تا کہ تمہیں قرآن مجید کا صحیح عرفان نصیب ہو۔

(۹)

مذکورہ کتابچہ میں یہ لکھا ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے صحابہ کی توہین کی حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے صحابہ کی جو عزت وعظمت حضور علیہ السلام کے دل میں تھی ان دیوبندیوں کے دلوں میں اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ہوگی۔سُنئے! صحابہ کی شان میں آپ کیا فرماتے ہیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت (صحابہ) نے اپنے رُسولِ مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی رُوحانی یگانگت پیدا کرلی تھی کہ اسلام اخوت کی رُو سے سچ مچ عضوِ واحد کی طرح

ہوگئی تھی اوران کے روزانہ برتاؤاور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوارِنبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھیں۔‘‘(فتحِ اسلام صفحہ ۳۵)

اسی طرح صحابہ کی تعریف میں آپ اپنے عربی اشعار میں فرماتے ہیں

اِنَّ الصحابۃ کلھم کذکاءٍ
قَدْ نَوَّرُوْا وجہ الورٰی بضیاءٍ

صحابہ سب کے سب سورج کی طرح تھے انہوں نے مخلوق کے چہرے کوروشن کر دیا

ترکوا اقاربھم و حب عیالھم
جَاءوا رسول اللہ کالفقراء

انہوں نے اپنے رشتہ داروں اورعیال کی محبت کوترک کر دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقراء کی طرح آئے

انی اری صحبَ الرسُول جمیعھم
عند الملیك بعزّۃ قعسَآءٍ

میرا یقین ہے کہ تمام کے تمام صحابہ اللہ کے نزدیک عزت وتکریم رکھتے تھے

(۱۰)

کتاب ’’محمد صلعم کے عاشق کہاں ہیں؟‘‘ میں نہایت غلط بیانی اور جھوٹ سے کام لیتے ہوئے عوام کو دھوکا دینے کے لئے ایک غلط حوالہ گھڑا گیا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ حضرت امام حسینؓ اور حضرت فاطمہؓ کی توہین کی ہے۔ہم خدا تعالیٰ کو حاضرو ناظر جان کر عرض کرتے ہیں کہ یہ تمام حوالے غلط اور اصل مطلب سے ہٹا کر دھوکہ دینے کے لئے لکھے گئے ہیں مثلاً حضرت ابوبکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ-

''ابوبکرؓ وعمرؓ کیا تھے وہ حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔''

(رسالہ المہدی جنوری فروری ۱۹۱۴ء)

یہ حوالہ بالکل جھوٹ اپنی طرف سے گھڑا گیا ہے- ملاحظہ فرمایئے حضرت مرزا صاحب حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کی تعریف وتوصیف میں کیا فرماتے ہیں۔

''حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں خدائے غیّور وقدوس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس گھڑی نے میرا ایمان حضرت اقدس (سیدنا احمد) کی نسبت اور بھی زیادہ کر دیا۔ آپ (حضرت احمد) نے چھ گھنٹے کامل تقریر فرمائی اس سارے مضمون میں آپ (حضرت احمد) نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے محامد اور فضائل اور اپنی غُلامی اور کفش برداری کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور جناب شیخین رضی اللہ عنہما (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل مذکور فرمائے اور فرمایا میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں (یعنی صحابہؓ) کا مدّاح اور خاکپا ہوں جو جُزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے اُنہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پا نہیں سکتا۔''

(اخبار الحکم نمبر ۲۹ جلد نمبر ۳، ۱۷/ اگست ۱۸۹۶ء)

حضرت امام حُسینؓ کی تعریف وتوصیف میں آپؑ فرماتے ہیں:-

''حضرت حُسین رضی اللہ عنہ طاہر ومطہر تھا اور بلا شبہ ان برگزیدوں میں سے تھا جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلا شبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے۔

(تبلیغ حق صفحہ ۲۰۱)

پھر اپنے ایک فارسی شعر میں آپ فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

یعنی میری جان اور دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر قُربان اور میری خاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کی ان گلیوں پر قربان (جہاں وہ رہے چلے پھرے)

جہاں تک مذکورہ کتابچہ میں لکھے مصرعہ

صد حُسین است در گریبانم

کا تعلق ہے تو اس میں حضور علیہ السلام نے حضرت امام حُسین کی توہین نہیں فرمائی بلکہ فرمایا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرح سینکڑوں غم میرے گریبان میں پوشیدہ ہیں۔ دیوبندی تو حضرت امام حُسین درکناران کے والدِ محترم خلیفۂ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی ہتک کے مرتکب ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:-

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتَ یَا عَلِیُ خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ

(تفسیر صافی زیرِ آیت خاتم النبیّن)

کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ جبکہ دیوبندی خاتم کے معنیٰ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو پھر لازماً خاتم الاولیاء کے معنیٰ ہوں گے کہ حضرت علی کے بعد کوئی ولی نہیں آسکتا لیکن جو مرثیہ محمود حسن دیوبندی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کہ وفات پر لکھا ہے اس کے ٹائیٹل پیج پر مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق خاتم الاولیاء لکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صریح ہتک کی ہے پس صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ

باپ کو نہیں بخشے وہ بھلا بیٹوں کو کہاں بخشیں گے؟ چنانچہ مرثیہ کے ٹائیٹل پیج پر ذیل کی عبارت غور سے پڑھیں۔

''حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ حضرت عالی ماوائے جہاں مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا سید رشید احمد گنگوہی کی وفات حسرت آیات پر مرثیہ۔''

ہم تو یہاں تک کہیں گے کہ اس میں حضرت علی کے ساتھ ساتھ تمام محدثین کرام کی بھی ہتک کی گئی ہے ساتھ ساتھ دیو بندی نے رشید احمد گنگوہی کو ماوائے جہان۔ مخدومؔ الکل اور مُطاعؔ العالم لکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ خطاب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

(۱۱)

اسی طرح کتابچہ ''محمد صلعم کے پریمی کہاں ہیں؟'' میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کی اور جھوٹ سے شرما کر (ویسے سید رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کے بعد جھوٹ سے شرمانے کی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔) حوالہ درج نہیں کیا لیکن ہم بتاتے ہیں کہ جھوٹ کو نوالہ تَر کی طرح نگلنے والے ان دیو بندیوں کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج و اولاد سے جو محبت ہے اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ ذیل کے حوالہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ دیو بندیوں کے پیرو مرشد مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

''ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھے کہا تو میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ کم سِن عورت ہاتھ آنے والی ہے۔''

(رسالہ الامداد صفر ۱۳۲۵ ھجری)

ملاحظہ فرمایئے دیو بندیوں کی سراسر توہین حضرت عائشہ گھر میں آنے والی ہیں یہ ایک خواب

ہے جس کی تعبیر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ نیکی ،تقوی اور تفقہ فی الدین اس گھر میں ترقی کرے گا لیکن حضرت عائشہ کے خیال سے معاً ایک کم سن عورت کا خیال، واہ رے دیوبندی نیّت ! تعجب ہے خواب دیکھنا تو بے اختیاری ہے اور بے بسی کی بات ہے لیکن تعبیر کرنا تو انسان کی اپنی عقل سمجھ میں ہے۔

اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت دیوبندیوں کے پیرو مرشد مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:-

''ہم ایک دفعہ بیمار ہوگئے ہم کو مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔ہم اچھے ہوگئے''۔

(الافاضات الیومیہ جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۴۰)

دیوبندی اس حوالہ پر کہتے ہیں کہ بھلا یہ بھی کوئی قابلِ اعتراض بات ہے حضرت فاطمہ نے خواب میں مولوی اشرف علی تھانوی کو مادرِ مہربان کی طرح چمٹایا ہے حالانکہ اس حوالہ میں مادرِ مہربان کا کوئی لفظ نہیں لیکن حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق باوجودیکہ آپ کے کشف کی عبارت میں صاف لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ نے مادرِ مہربان کی طرح آپ کو اپنے گود میں رکھ لیا پھر بھی اپنی گندی نیتوں کا اظہار ناپاک اعتراضات کی صورت میں کرتے رہتے ہیں۔اور اس کتابچہ میں بھی بغیر حوالہ دئے یہی ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ گویا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے نعوذ باللہ حضرت فاطمہ کی توہین کی ہے وہ حوالہ جو دیوبندی نے چُھپایا ہے اُسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اس حوالہ میں حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے کشف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ-

''دیکھا تھا کہ حضرت پنجتن سید الکونین فاطمۃ الزہرآء حضرت علیؓ عین بیداری میں آئے اور حضرت فاطمہ نے کمال محبت اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا''۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

اس حوالہ میں حضور یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ آپ کو کشفاً حضرت فاطمہ کی اولاد میں قرار دیا گیا ہے اور عبارت میں ''مادرانہ عطوفت'' کا لفظ بھی موجود ہے اور جو حوالہ ہم نے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ''الافاضات الیومیہ'' سے درج کیا ہے اس میں تو کہیں مادرانہ عطوفت کا ذکر نہیں صاف لکھا ہے کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔

اب قارئین خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ اگر یہ توہین ہے تو اس توہین کا زیادہ مرتکب کون ہے؟

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، کلمہ طیّبہ کی، درود شریف کی، حضرت عائشہؓ کی اور حضرت فاطمہؓ کی توہین کرنے والے احمدی نہیں بلکہ دراصل دیوبندی ہیں جو اپنے آپ کو اعتراضات سے بچانے کے لئے دوسروں پر طرح طرح کے گندے الزامات لگاتے آرہے ہیں۔

اس بناء پر علماء اسلام یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ کے علماء نے بھی دیوبندیوں پر کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ چنانچہ دیوبندیوں کے متعلق سُنّی علماء کا ایک فتوی کُفر ملاحظہ فرمائیں۔

''وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتّٰی کہ حضرت سید الاوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم اور خاص ذاتِ باری تعالیٰ عزّ شانہ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد اور کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ پر پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں کافروں کے ارتدادِ کُفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مُرتد و کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے بالکل مجتنب و محترز رہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر تو کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھُسنے دیں نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں، نہ اپنے ہاں اُن کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت نہ کریں مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں مسلمانوں کے قبرستانوں میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں۔

پس وہابیہ دیوبندیہ سخت اشد و مرتد و کافر ہیں ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی جو اولاد ہو گی وہ حرامی ہو گی اور از رُوے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔"

(دستخط سید حمایت علی شاہ۔ دستخط حامد رمضان خان قاری نوری رضوی۔ بریلوی۔ محمد کرم دین بھینی۔ محمد جمیل بدایونی۔ عمر النعیمی۔ ابو محمد دیدار علی مفتی اکبر آباد یوپی۔ شائع کردہ: خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری حسن برقی پریس اشتیاق منزل نمبر ۶۳ ہیوٹ روڈ لکھنؤ۔)

اب ہم آخر پر دیوبندیوں کے اس الزام کا جواب دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک جماعت احمدیہ انگریزوں کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے حقیقت یہ ہے کہ انگریز لوگ ہندوستان میں اور دیگر ممالک میں اپنے قدموں کو مضبوط کرنے کے لئے یہ ضروری سمجھتے تھے کہ عیسائیت کو اور مسیحی خیالات کو پھیلائیں تا کہ ان کی حکومت کے قدم مضبوطی سے جم سکیں چنانچہ کتاب لارڈ لارنس لائف جلد دوم صفحہ ۳۱۳ میں لکھا ہے۔

"مَیں اپنے اس یقین کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم سرزمینِ ہند میں اپنی حکومت کا تحفّظ چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ ملک عیسائی ہو جائے۔"

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ملک کو عیسائی بنانے کے لئے انگریزوں کے مذہبی خیالات میں اُن سے متفق دیوبندی تھے یا احمدی ایک عقلمند یکدم پکار اُٹھے گا کہ عقائد کے اعتبار سے تو دیوبندی ملاں احمدیوں کی نسبت انگریزوں کے زیادہ قریب تھے کیونکہ عیسائی بھی یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور دیوبندیوں کا بھی عقیدہ ہے جبکہ احمدی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جن کو عیسائی اپنا خدا سمجھتے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ فوت ہو چکے ہیں گویا ایک لحاظ سے ان کے خدا کی موت کا اعلان کرتے ہیں تو اب بھلا بتاؤ کہ انگریزوں کی عقل ماری گئی ہے کہ وہ احمدیوں کی مدد کریں گے یا احمدیت کے پودے کو پانی دیں گے وہ تو اس پودے کو

سیراب کریں گے جو عقیدہ کے لحاظ سے ان کے قریب ہے اور ہوا بھی یہی ہے کہ ان دیوبندیوں نے نہ صرف انگریزوں کی ہر طرح مدد کی ہے بلکہ انگریزوں سے طرح طرح کے فائدے بھی حاصل کئے ہیں جنہیں چُھپانے کے لئے اب یہ احمدیوں کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا کہتے ہیں

دار العلوم دیو بند کے رسالہ ''دیو بند کی سَیر اور اس کی مختصر تاریخ ''مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۱۷ء پرنٹنگ ورکس دہلی میں لکھا ہے۔

> ''ہر مومن مسلمان سے استدعا ہے کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کے لئے جس کی عہدِ حکومت میں ہر فردِ بشر نہایت عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہا ہے اور اس کی عطا کردہ آزادی اسلامی چمنستان سرسبز و بار آور ہے ضرور دن رات اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرض، ہر لمحہ اور ہر ساعت میں دُعا کریں......کہ اے خدا تو ہمیشہ ہمیش کے لئے (حکومت انگریز کو) مسندِ حکومت پر قائم رکھ۔''

یہ ہیں دیو بندی مولویوں کی انگریزی حکومت کی وفا داریوں کے اعلان اور ایسے اعلان کیوں نہ ہوتے جبکہ یہ اس حکومت کے تحت نہایت عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہے تھے اس کی چند مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:۔

(ا)- باقاعدہ اس غرض کے لئے دیو بندیوں کو تنخواہیں ملتی تھیں کہ وہ انگریزی حکومت کی موافقت واعانت میں آوازیں اُٹھائیں۔

سوانح حیات مولانا محمد احسن نانوتوی جسے مکتبہ عثمانیہ کراچی پاکستان نے شائع کیا ہے میں مؤلف کتاب نے اخبار انجمن پنجاب لاہور بحریہ ۱۹ فروری ۱۸۷۵ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمّٰی پامر نے مدرسہ دیو بند کا معائنہ کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے کتاب میں لکھا ہے:۔

> ''جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں

کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہوار تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں مولوی چالیس روپے ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلافِ سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاونِ سرکار ہے۔"

(مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ ۲۱۷ بحوالہ زلزلہ صفحہ ۹۴)

پس دیوبندیوں نے صاف اقرار کیا ہے کہ ہم تھوڑی رقم کے عوض میں سرکار انگلشیہ کی غلامی کر رہے ہیں چنانچہ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا یہ بیان ملاحظہ فرمائیے!

"(مدرسہ دیوبند میں کارکنوں کی اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم حال پنشنر تھے۔"

(حاشیہ سوانح قاسمی صفحہ ۲۴۷ بحوالہ زلزلہ صفحہ ۹۶)

اسی طرح یہ بات ہر خاص و عام کو معلوم ہے کہ جنگِ عظیم دوم میں متحدہ ہند (ہندوستان۔ پاکستان اور بنگلہ دیش) کے مسلمانوں کو شامل کرنے کے لئے انگریز نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتووں سے ہی فائدہ اُٹھایا تھا۔

(پیسہ اخبار لاہور ۱۱ مئی ۱۹۱۸ء)

پس تاریخ کی یہ منہ بولتی شہادتیں کھول کھول کر بتا رہی ہیں کہ انگریزوں کے دَورِ حکومت میں دیوبندی انگریزوں کے غلام۔ نوکر۔ ملازم و پنشنر رہے ہیں۔ احمدی نہیں!

یہی نہیں ندوۃ العلماء لکھنؤ جو دیوبندی مسلک کے لوگوں کا ہی ایک ادارہ ہے اس ادارے کا سنگِ بنیاد بھی ایک انگریز نے رکھا تھا چنانچہ رسالہ الندوہ میں لکھا ہے۔

۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگِ بُنیاد ہز آنر لیفٹیننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ سر جان سکاٹ ہیوس کے سی ایس آئی ای نے رکھا تھا۔"

(الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء)

اسی طرح رسالہ الندوہ میں مزید لکھا ہے۔

''علماء (دیو بند وندوہ) کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکات سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں۔''

(الندوہ جولائی ۱۹۰۸)

پس صاف کہو کہ اب دیو بندی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہوئے یا احمدی چنانچہ تاریخ اس امر کی شہادت بھی دیتی ہے کہ اگر ایک طرف دار العلوم دیو بند والے گورنمنٹ برطانیہ کے نوکر تھے تو دوسری طرف ندوہ کو سالانہ چھ ہزار روپے انگریز حکومت کی طرف سے گرانٹ ملتی تھی

(الندوہ دسمبر ۱۹۰۸)

اسی لئے باقاعدہ جلسوں میں ملکہ وکٹوریہ کو ''ظلِّ سبحانی'' اور ''سایہ حق'' تک کہا جاتا تھا چنانچہ ان دنوں انجمن حمایتِ اسلام کے سالانہ اجلاس میں پڑھی جانے والی نظم کا ایک شعر یوں بھی تھا ؎

سایۂ حق ان پر تھا خود ظلِّ سبحانی تھیں یہ
سارے عالم میں بڑی یکتا مہارانی تھیں یہ

(اجلاس انجمن حمایتِ اسلام منعقدہ اکتوبر ۱۹۰۳ء بمقام امرتسر۔ پنجاب)

اُس زمانہ میں اسی تعریف کے بل بوطے پر یہ دیو بندی مولوی انگریزوں سے سالانہ گرانٹیں اور جاگیر حاصل کیا کرتے تھے چنانچہ اہل حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی وجہ سے تمام طبقہ کے مولویوں کے لیڈر سمجھے جاتے ہیں نے انگریزوں کی خوشامدیں کر کے چک نمبر ۳۶ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور (حال فیصل آباد پاکستان) میں جاگیر حاصل کی تھی

(بحوالہ حیاتِ طیبہ مؤلفہ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل صفحہ ۲۶۴)

لیکن اس کے بالمقابل کوئی یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی انگریزوں سے اپنے لئے یا جماعت احمدیہ کے لئے کسی قسم کا کوئی فائدہ اُٹھایا بلکہ جس ملکہ کو یہ ظلِ سبحانی اور سائیہ خدا جیسے القابات سے نوازتے تھے اس کو حضرت مرزا غُلام احمد قادیانی تبلیغِ اسلام کرتے تھے چنانچہ آپؑ نے ملکہ کو مخاطب کرکے لکھا:

''اے ملکہ توبہ کر اور اس خدا کی اطاعت میں آ جا جس کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ شریک اور اس کی تمجید کر......اے زمین کی ملکہ اسلام قبول کر تا تو بچ جائے......آ مسلمان ہو جا۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۳۴)

پس اب فیصلہ انصاف پسند بھائیوں کے ہاتھ میں ہے کہ وہ سوچیں کہ کیا انگریز، دیوبندیوں کو اپنا غلام بنائیں گے یا احمدیوں کو جو ایک طرف تو ان کے خدا یسوع مسیح کو مردہ ثابت کر رہے ہیں اور دوسری طرف ان کی ملکہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

اب ہم دیوبندی رسالہ میں درج اعتراضات کے جواب دے چکے ہیں اور اس موقع پر پھر اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ یہ رسالہ اور اس قسم کے اور دوسرے رسالے جو وقتاً فوقتاً دیوبندیوں کی طرف سے ''تحفّظ ختمِ نبوّت'' کے نام پر مسلمانوں سے چُھپانے کے لئے ایک نام نہاد تنظیم بنائی گئی ہے اس کے ذریعہ پورے ہندوستان میں یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ احمدی ختمِ نبوّت کے قائل نہیں حالانکہ احمدی جب بیعت کرتے ہیں تو ختمِ نبوّت پر مکمل ایمان کی بیعت کرتے ہیں اگر یقین نہ ہو تو شرائط بیعت اُٹھا کر پڑھ لیں۔

دیوبندیوں کی ''تحفّظ ختمِ نبوّت'' کی تنظیمیں پورے ہندوستان میں مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلانے کا کام کرتی ہیں اور شور مچاتی ہیں کہ احمدی کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور درود کے منکر ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور ایسا کہہ کر نہ صرف پاکستان میں بلکہ ہندوستان میں بھی اب تک کئی جگہوں پر امن برباد کیا گیا ہے احمدیوں کا جانی و

مالی نقصان کرنے کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ اب تک بہار، کرناٹک، کشمیر یوپی غرض ملک کے مختلف صوبوں میں دیوبندی ''محافظین ختم نبوّت'' کی غنڈہ گردی کے کئی واقعات منظرِ عام پر آچکے ہیں بھاگلپور محلہ برہ پورہ کی احمدیہ مسجد میں بم پھینکا گیا۔ مالیگاؤں مہاراشٹر میں ختمِ نبوّت کی حفاظت کے بہانے احمدی نوجوانوں کو بُری طرح مارا گیا انہیں لہولہان کر دیا گیا۔

ہندوستان میں تو خیر جو بھی ہو رہا ہے پاکستان میں یہی دیوبندی ختم نبوت کے مبارک نام کو بدنام کرتے ہوئے اب تک کئی درجن احمدیوں کو شہید کر چکے ہیں۔ حکومت پاکستان کی کُھلی امداد سے احمدیوں کا کلمہ پڑھنا بند ہے، اذان دینا بند ہے، قرآن مجید پڑھنا پڑھانا بند ہے لیکن احمدی ان سب روکوں کی پرواہ کئے بغیر خون کے دریاؤں کو عبور کرتے ہوئے اسلامی عبادات پر دن رات عمل پیرا ہیں۔

انصاف پسندوں سے ہماری اپیل ہے کہ ٹھنڈے دماغ سے سوچیں کہ کیا یہی ختمِ نبوّت کی حفاظت ہے، کیا یہی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل تھا کیا یہ باتیں اس سلوک کی یاد نہیں دلاتیں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین آپ کے ساتھ کیا کرتے تھے پس اگر تقویٰ کا کوئی بیج دل میں باقی ہے اور سچ کہنے کی جرأت ہے تو سچ بتایئے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ سے جو سلوک آپ روا رکھ رہے ہیں کیا یہ وہ سلوک ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں سے روا رکھتے تھے یا یہ وہ سلوک ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمن آپ سے روا رکھتے تھے اس سوال کے جواب میں ہمارے درمیان دوٹوک فیصلہ ہو جاتا ہے۔

پس دیوبندیوں کو ہماری نصیحت ہے کہ اگر آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمیت میں یہ سمجھتے ہوئے احمدیت کی مخالفت کر رہے ہیں کہ یہ جماعت نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن ہے تو کم از کم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم و نثر میں ان تحریروں کا مطالعہ کریں جو آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عشق میں فنا ہو کر لکھی ہیں اور پھر جب آپ کی مخالفت مغلظات بکنے اور گالیاں دینے کو دل چاہے تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر خدا کو حاضر و ناظر جان کر ضرور یہ غور کر لیا کریں جس شخص کو گالیاں دینے کے لئے دل میں غصہ اُبل رہا ہے اس نے حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں کیسا لافانی کلام کہا ہے جس کی فطرت میں سچائی کا ذرہ بھی مادہ ہو وہ اس کلام کے مطالعہ کے بعد اپنے دل میں ایسے شخص سے کوئی کینہ نہیں رکھ سکتا جو اس کے محبوب کا اس انداز کا عاشق ہو افسوس ہے کہ آپ لوگ یکطرفہ زہریلے معاندانہ پروپیگنڈہ سے متأثر ہو کر آنکھیں بند کر کے خدا کے ایک مقدس بندے پر زبان درازی کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اس طرح والہانہ نثار تھا کہ خود اپنے آپ کو گالیاں دینے والوں کے لئے بھی خدا سے دُعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نیک ہدایت دے۔

دیوبندی لیڈر اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اسلام کے سچے خادم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے اور یہ لوگ آپ کے لافانی کلام کے دل سے معترف تھے اس لئے آپ کی تحریرات کر چُرا چُرا کر اور اپنی طرف منسوب کر کے اپنی کتابوں میں درج کرتے تھے اگر یقین نہ ہو تو دیوبندی اپنے مُجدد الملت مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ''احکامِ اسلام عقل کی نظر میں'' کا مطالعہ کریں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''سرمہ چشمۂ آریہ'' کا بھی مطالعہ کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح صفحوں کے صفحے ان کتب سے دیوبندی مجدد الملّت نے نقل کئے ہیں۔

بے غیرتی اور بے شرمی یہاں تک کہ جس شخص کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا ہے اور جسے اسلام کا دشمن نمبر ایک قرار دیا ہے چوری بھی کی تو اس کے گھر کی ۔ واہ کیا شان ہے دیوبندی مجدّد الملّت کی!

یہی نہیں یہ دیوبندی اب احمدیوں کے دلائل قاطعہ کے مقابلہ میں اس قدر پریشان ہیں کہ انہوں نے اب بزرگانِ اسلام کی مسلّمہ کُتب، احادیث اور تفسیر کی کتب یہاں تک کہ قرآن مجید

کے تراجم تک میں تبدیلیاں کر دی ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عُظام نے جب جب ان ملّاؤں کو ان کے غلط عقائد سے آگاہ فرمایا اور بزرگانِ اسلام کی کتب سے نکال نکال کر بتایا کہ آپؑ کے وہی عقائد و خیالات ہیں جو اس سے قبل بزرگانِ اسلام کے تھے ان دیوبندیوں کے لئے اس واضح حقیقت کے بعد صرف دو ہی راستے تھے یا تو یہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیں اور یا پھر چودہ سو سال میں آنے والے سینکڑوں بزرگانِ اسلام پر بھی کفر کے فتوے لگا دیں لیکن یہ دونوں باتیں انہیں منظور نہیں تھی انہوں نے ایک تیسرا رستہ یہ نکالا کہ ان تمام کتابوں کو بدلنے کی مہم شروع کی جو ان کے عقائد و خیالات کے خلاف تھیں اور یہاں تک جرأت کی کہ احادیث اور قرآن مجید کے تراجم تک کو بھی اپنی اس یہودیانہ حرکت سے پاک نہ رکھا۔ اور اس طرح کم از کم اس بات کا ثبوت ضرور دے دیا کہ ایسا کر کے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے یہودی علماء کے نقشِ قدم پر چلے ہیں اور اس طرح یہ ثبوت بھی فراہم کر دیا کہ یہ زمانہ مثیلِ عیسیٰ کا زمانہ ہے اور خود وہ مثیل علماء یہود ہیں

جن کتابوں میں اب تک تحریف کی گئی ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱)۔ مجموعہ خطب (مؤلفہ مولانا محمد مسلم صاحب مرحوم)

(۲)۔ معراج نامہ (مؤلفہ مولوی قادر یار صاحب مرحوم)

(۳)۔ اربعین فی احوال المہدیین (مؤلّفہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ)

(۴)۔ تذکرۃ الاولیاء (تصنیف حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

(۵) تعطیر الانام (مؤلفہ حضرت شیخ عبد الغنی نابلسی)

(۶)۔ شمائل ترمذی (از حضرت امام ابو موسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)

(۷)۔ صحیح مسلم شریف (حضرت امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ)

(۸)۔ تفسیر مجمع البیان (حضرت الشیخ فضل بن الحسن الطبری رحمۃ اللہ علیہ)

(۹)۔تفسیر الصافی (حضرت محمد بن مرتضیٰ الفیض الکاشانیؒ)

(۱۰)۔ترجمہ قرآن کریم (از حضرت شاہ رفیع الدین)[۱]

مجموعہ خطب انیسویں صدی کے مشہور عالم وخطیب مولانا محمد مسلم (ولادت ۱۸۰۵ء وفات ۱۸۸۰) کی نہایت مقبول کتاب ہے جس کے مواعظ اور اشعار منبروں پر مدّتوں گونجتے رہے اس کتاب میں پنجابی زبان میں ایک یہ شعر درج تھا جس سے قطعی طور پر وفات مسیح کا ثبوت ملتا تھا یعنی ۔

اسمٰعیلؑ اسحٰقؑ نہ رہیا موسیٰؑ عیسیٰؑ نالے
ہور الیاس داؤد پیغمبر پیتے اجل پیالے

(مجموعہ خطب صفحہ ۱۴-۱۹ سنہ ۱۳۱۹ ھجری ۱۹۰۲ء مطبع مفید عام پریس لاہور)

یعنی حضرت اسمٰعیلؑ اسحٰقؑ نیز موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بھی نہ رہے اسی طرح الیاسؑ اور داؤد پیغمبر نے بھی موت کے پیالے پی لئے۔

پہلے مصرعہ سے چونکہ وفات حضرت عیسیٰ کے احمدیہ نظریہ کی صریح تائید ہوتی ہے اور صاف طور پر کُھل جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی آج اہل سنت والجماعت کے قدیم عقائد پر گامزن ہے اس لئے اس رسالہ کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا گیا جس میں مندرجہ بالا شعر کو بدل کر یہ الفاظ لکھ دے گئے ۔

اسمٰعیل اسحٰقؑ نہ رہیا ہارون موسیٰ نالے
لُوط اَتے داؤد پیغمبر پیتے اجل پیالے

(مجموعہ خطب پنجابی صفحہ ۱۲ ناشر سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

---

[۱] اسلامی لٹریچر میں خوفناک تحریف (مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت)

معراج نامہ :-معراج نامہ جو مولوی قادر بخش صاحب مرحوم (۱۸۰۲-۱۸۹۲ء) کی مشہور و معروف کتاب ہے اس معراج نامہ کے تمام نسخوں میں یہ شعر آج تک موجود ہے۔

چُپ محمّد حرف نہ کیتا سُتّا نال غمی دے

دھانا رُوح جنابے خوابوں بُت مکاں زمیں تے

دوسرے مصرعہ سے چونکہ معراج کی اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نظریہ کے عین مطابق ہے چنانچہ دوسرا مصرعہ بدل کر یوں کر دیا گیا۔

دھاناں روح جنابے خوابوں بُت سمیت چلیندے

(معراج نامہ مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

اسی طرح کتاب تذکرۃ الاولیاء میں بھی اکثر حوالے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ کی تائید کرتے تھے بدل دیئے جسکی تفصیل لمبی ہے

تعطیر الانام :-حضرت شیخ العارفین قطب زماں سیدنا الشیخ عبد الغنی النابلسی (۱۰۵۰ھجری-۱۱۴۳ھجری) کی بے نظیر کتاب ''تعطیر الانام'' تعبیر الرؤیا کی دُنیا میں سند سمجھی جاتی ہے افسوس یہ مایہ ناز تصنیف بھی دیو بندی دست برد سے بچ نہیں سکی اس کتاب کے تمام قدیم ایڈیشنوں میں لکھا ہے کہ:-

''مَن رای کانہ صار الحق سبحانہٗ وتعالیٰ اھتدی الی الصراط المستقیم''

(صفحہ ۹ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰ مطبوعہ بیروت)

یعنی جو شخص خواب میں دیکھے کہ وہ گویا خدا بن گیا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ اسے صراط مستقیم نصیب ہوگا مگر اس کے جدید ایڈیشن میں اس فقرہ کو یوں بدل دیا گیا ہے کہ-

مَن رأی کانّہ سار الی الحق سبحانہٗ و تعالیٰ اھتدی الی الصراط المستقیم

(صفحہ ۱۱ ناشر مصطفیٰ البابی الحلبی دادلادہٗ بمصر)

اس تبدیلی کے نتیجہ میں مفہوم بالکل اُلٹ گیا اور معنیٰ یہ بن گئے کہ جو شخص دیکھے کہ گویا وہ خدا کی طرف چل رہا ہے تو وہ سیدھی راہ تک پہنچے گا۔

افسوس اسلامی علم و معرفت کا وہ خزانہ جو صدیوں سے ہمارے بزرگوں نے اپنے سینہ سے لگا کر محفوظ رکھا تھا اور پوری دیانتداری سے ہم تک منتقل کیا تھا اس لئے غارت کر دیا گیا کہ مسیحِ وقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس مکاشفہ کو وجہ اشتعال بنایا جائے جس میں حضور نے دیکھا کہ گویا مَیں خُدا بن گیا ہوں۔(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۴ صفحہ ۵۶۶)

شمائل ترمذی: شمائلِ ترمذی حضرت ابو عیسیٰ ترمذیؒ (وفات ۲۷۹ھ ہجری ۸۹۲ء) کی کتاب ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ مبارک کے بارہ میں ایک حدیث درج ہے کہ ''اَنَا الْعَاقِب'' کہ میں عاقب ہوں اس حدیث کے ساتھ بطور تشریح یہ عبارت ہے کہ۔ **العاقب الذی لیس بعدہ نبی** اسی ترجمہ کے حسین مجتبائی دہلی اور امین کمپنی بازار دہلی میں چھپنے والے نسخوں کے بین السطور میں یہ تصریح موجود ہے کہ **ھٰذَا قَوْلُ الزُّھْرِیِّ** (یہ امام زہری کا قول ہے)

علاوہ ازیں مشکوٰۃ کے شارح حضرت مُلّا علی قاریؒ (وفات ۱۰۱۴ھ ہجری ۱۶۰۶ء) نے بھی فرمایا ہے کہ۔

الظاھر ان ھذا تفسیر للصحابی او من بعدہٗ

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ ھجری)

یعنی صاف ظاہر ہے کہ ''**العاقب الذی لیس بعدہٗ نبیٌّ**'' کسی صحابی یا بعد میں آنے والے کی تشریح ہے۔

اس واضح حقیقت کے باوجود ''قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی'' سے ۱۹۶۱ء میں ایک شمائل ترمذی شائع کی گئی جس میں سے ''**ھٰذا قول الزُّھری**'' کے بین السطور الفاظ

بالکل حذف کر دئے گئے ہیں تاکہ بآسانی یہ مغالطہ دیا جاسکے کہ عاقب کی یہ تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔اور فی الحقیقت یہ حدیث نبوی ہے یہی نہیں اس مغالطہ انگیزی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے حاشیہ میں بھی لکھ دیا کہ ولیس بعدی بنی-اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح مُسلم شریف: حضرت امام مسلمؒ بن حجاج -(ولادت ۲۰۲ ھجری ۸۲۱۔۸۲۲ء وفات ۲۶۱ ھجری ۸۷۵ء)علم حدیث کی نہایت معروف کتاب ہے لیکن یہ کتاب بھی تحریف کا شکار ہو چکی ہے

حضرت امام مسلم نے کتاب الحج باب فضل صلوٰۃ بمسجدی مکۃو مدینۃ میں مندرجہ ذیل حدیث بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ درج فرمائی ہے۔

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اٰخر الانبیاءوَان مسجدی اٰخِر المساجد

یعنی میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے

یہ حدیث جماعت احمدیہ کے نظریۂ ختمِ نبوّت کی زبردست مؤید ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تفسیر خود حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے فرمائی ہے-قارئین کرام! خون کے آنسو روئیے کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوٰی کرنے والوں نے یہ حدیث بھی صحیح مُسلم کتاب الایمان سے نکال دی ہے یہ حذف شدہ نسخہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور نے نومبر ۱۹۵۶ میں شائع کیا ہے۔

صحیح مسلم میں دوسرا تغیر وتبدل یہ کیا گیا ہے کہ کتاب الایمان میں سے وہ پورا باب ہی کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے جس کا عنوان ہے باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماًبشریعۃ نبینامحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔اس طرح صرف اس ایک باب کے حذف کے نتیجہ

میں چھ حدیثیں اور متعدد آثار واقوال صحیح مسلم کی کتاب الایمان سے نکالے جا چکے ہیں۔

مسلم شریف میں حضرت نواسی بن سمعان سے مروی ایک حدیث درج ہے جس میں آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح محمدی کو چار مرتبہ نبی اللہ کے پیارے خطاب سے یاد کرتے ہوئے فرمایا "فیرغب نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه"۔(کتاب الفتن)

عشاق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ اطلاع قیامتِ صغریٰ سے کم نہیں کہ دیوبندی عالم اور مذہبی راہنما "حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق صاحب نے اپنی تالیف "علوم القرآن فارسی" کے صفحہ ۳۱۵ پر حضرت خاتم النّبیّن (فداہ امّی وابی) کے مبارک فقرہ سے "نبی" کا لفظ نہایت بے دردی کے ساتھ اُڑا دیا ہے اب (معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب فقرہ کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اللہ یعنی عیسیٰ ابن مریم متوجہ ہوں گے۔ خدا جانے اس دیوبندی عالم نے توحید کے پلیٹ فارم سے تثلیث کی مُنادی کیوں کی قارئین خود ہی اندازہ لگالیں۔

ترجمہ قرآن کریم از حضرۃ شاہ رفیع الدینؒ:- حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بلند شخصیت محتاجِ تعارف نہیں (وفات ۱۲۴۹ھ ہجری ۱۸۳۳ء۔۳۴ء) آپ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے دوسرے بیٹے اور یگانہ روزگار اور جلیل القدر عالم اور کئی کتابوں کے مصنف تھے آپ کا عظیم ترین کارنامہ قرآن کریم کا تحت اللفظ ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کا برصغیر پاک وہند کے تمام تحت اللفظ تراجم میں اوّلیت زمانی کا فخر حاصل ہے افسوس کہ یہ ترجمہ بھی یہود خصلت علماء کی تبدیلی کا نشانہ بننے سے محفوظ نہیں رہا۔ ملاحظہ فرمائیے آیت خاتم النبیّن کے ترجمہ میں تبدیلی۔

شیخ غلام علی تاجر کتب کشمیری بازار لاہور نے ۱۰ مارچ ۱۹۲۴ء کی تاریخِ اشاعت میں جو

نسخہ شائع کیا ہے اس میں آیت خاتم النبیّن کا ترجمہ درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے۔

''نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے لیکن پیغمبر خدا کا ہے اور مُہر تمام نبیوں پر اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا۔''

حضرت شاہ رفیع الدین کا یہی ترجمہ حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب و پبلشرز کشمیری بازار ربل روڈ لاہور نے ۱۳۵۲ھ ھجری ۱۹۳۳ء میں شائع کیا ہے میں ''مہر تمام نبیوں پر'' کے الفاظ بدل کر۔''ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا'' لکھ دیا گیا ہے۔

قارئین کرام! ان دیو بندیوں کے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی تفصیل بہت لمبی ہے انہوں نے اگر ایک طرف شمشیر تکفیر کے ذریعہ مسلمانوں کو پارہ پارہ کیا ہے تو دوسری طرف اسلامی لٹریچر میں سخت تحریف کی ہے اسی پر بس نہیں انہوں نے رہی سہی کسر مسلمانوں کو ذات برادری اور گروہی نفرتوں کے دائروں میں تقسیم کرنے میں لگادی ہے۔ حالانکہ اسلام ہی ایک ایسا واحد مذہب ہے جو ذات برادری کی دیواروں سے اونچا اُٹھ کر تمام انسانوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اسلام کے نزدیک کوئی شخص ذات برادری کنبہ یا قبیلہ کی وجہ سے مکرم ومحترم نہیں بلکہ مکرم معظم صرف متقی اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہے۔ (الحجرات:)

دیگر مذاہب آج تک ذات اور گروہی تقسیم کی نفرتوں کے دائرے میں اُلجھے پڑے ہیں۔ براہمن کھتری سے متنفر ہے تو ویشیہ شودر کو انسان نہیں سمجھتا شادیاں کرنا تو درکنار یہ قومیں ایک دوسرے کے برتن میں کھا پی بھی نہیں سکتیں۔ عیسائیوں میں بھی آج تک کالے گورے میں نفرت بھری تفریق کی جاتی ہے۔ یہود کا کہنا ہے کہ ہم ہی اللہ کے محبوب اور اس کی اولاد ہیں۔

یہی نفرت کے بیج آج دیو بندیوں نے بھی مسلمانوں میں بونے کی کوشش کی ہے دیوبندیوں کے مجدد الملّت مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب ''دینی مسائل'' کے چند اقتباسات ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ کتاب کے حصّہ ''کتاب النکاح ''میں بعنوان'' کون آدمی اپنے اور اپنے میل کے ہیں اور کون نہیں'' لکھا ہے

مسئلہ نمبر ا: شرع میں اس کا بڑا خیال گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے مت کرو جو کہ برابر درجے کا اور اس کی ٹکر کا نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: برابری کئی قسم کی ہوتی ہے ایک تو نسب میں برابر ہونا دوسرے مسلمان ہونے میں، تیسرے دینداری میں، چوتھے عمر میں، پانچویں پیشے میں

مسئلہ نمبر ۳: نسب میں برابری تو یہ ہے کہ شیخ، سید، انصاری اور علوی یہ سب ایک دوسرے کے ہیں اگر چہ سیدوں کو رُتبہ اوروں سے بڑھ کر ہے لیکن اگر سید کی لڑکی شیخ کے یہاں بیاہی گئی تو یہ نہ کہیں گے کہ اپنے میل میں نکاح نہیں ہوا بلکہ یہ بھی میل ہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: نسب میں اعتبار باپ کا ہے ماں کا کچھ اعتبار نہیں اگر باپ سید ہو تو لڑکا بھی سید ہے اگر باپ شیخ ہے تو لڑکا بھی شیخ ہے ماں چاہے جیسی ہو اگر کسی سیّد نے کوئی باہر کی عورت گھر میں ڈال لی اور اس سے نکاح کر لیا تو لڑکے سیّد ہوئے اور باعث شرع (شرع دیو بندی ناقل) سب ایک ہی میل کے کہلائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵: مُغل پٹھان سب ایک قوم ہیں اور سیدوں کے ٹکر کے نہیں اگر شیخ یا سید کی لڑکی ان کے ہاں بیاہ گئی تو کہیں گے کہ بے میل اور گھٹ کر نکاح ہوا۔

مسئلہ نمبر ۶: مسلمان ہونے میں برابری کا اعتبار فقط مُغل پٹھان وغیرہ اور قوموں میں ہے شیخوں، سیدوں، علویوں اور انصاریوں میں اس کا کچھ اعتبار نہیں تو جو شخص خود مسلمان ہو گیا اور اس کا باپ کافر تھا وہ شخص اس عورت کے برابر نہیں جو خود بھی مسلمان ہے اور اس کا باپ بھی مسلمان تھا اور جو شخص خود بھی مسلمان اور اس کا باپ بھی مسلمان ہے لیکن اس کا دادا مسلمان نہیں وہ اس عورت کے برابر نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہے۔

مسئلہ نمبر ۷: پیشہ میں برابری یہ ہے کہ جُلا ہے درزی کے میل اور جوڑ کے نہیں اسی طرح نائی دھوبی وغیرہ بھی درزی کے برابر کے نہیں''۔

(دینی مسائل-کتاب النکاح مکتبہ الحسنات دہلی صفحہ ۳۰۳-۳۰۵)

مذکورہ مسائل میں دیو بندیوں کے مجدّ دالملت نے مسلمانوں کو ذات پات برادری کے لحاظ سے اونچا اور نیچا ثابت کیا ہے۔یعنی

(۱)-سید، شیخ، علوی اور انصاری اونچی ذات کے ہیں اور مغل و پٹھان نیچی ذات کے ہیں اب چاہے کوئی مغل یا پٹھان کتنا ہی دیندار ہو اور مخلص ہو اور ایک سید اور علوی خواہ کتنا ہی بدعمل ہو مُغل اور پٹھان بہر حال سید، علوی اور انصاری سے نیچے درجے کا کہلائے گا۔

(۲)-اسی طرح مسئلہ نمبر ٦ کے مطابق جو لوگ اپنے دادوں کے مسلمان ہونے کی وجہ سے پیدائشی مسلمان ہیں وہ ہر صورت میں ان لوگوں کی نسبت جو بعد میں خود ایمان لائے افضل و مکرم و محترم قرار پائیں گے گویا سید علوی انصاری کے گھر میں پیدا ہونا دیو بندی کے نزدیک افضلیت کی نشانی ہے۔واہ دیو بندیو! تم نے اسلام میں نئے شامل ہونے والوں کی خوب حوصلہ افزائی کی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ تم نئے اسلام قبول کرنے والوں کی کیا حوصلہ افزائی کرو گے تمہارے نزدیک تو دیو بندیوں کے علاوہ باقی بنے بنائے مسلمانوں کو بھی کافر کہنا بڑے ثواب کا کام ہے۔

اسی طرح مسئلہ نمبر ۷ میں پیشے کے اعتبار سے بھی مسلمانوں کو اُونچا درجے کا اور گھٹیا درجے کا قرار دیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ دیو بندیوں کے مجد دالملت مولانا اشرف علی تھانوی ہندوؤں کی منوسمرتی سے بے حد متأثر ہیں اور قرآن مجید کو چھوڑ کر ہندوؤں کی منوسمرتی کو مسلمانوں پر لاگو کرنے کے لئے بے تاب ہیں منوسمرتی میں بھی صاف لکھا ہے کہ انسان پیدائش کے اعتبار سے افضل و غیر افضل ہوتا ہے منوسمرتی بتاتی ہے کہ پیدائشی ہندوٗ افضل ہیں اور بعد میں ہندو دھرم میں

شامل ہونے والے سب لوگ شودر اور نیچ ذات کے ہیں بالکل اسی طرح دیو بندیوں کے مجدد الملّت کہتے ہیں کہ پیدائشی اعتبار سے جو مسلمان ہے وہ بہر حال بعد میں ہونے والے مسلمان کی نسبت افضل ہے۔ منوسمرتی کا بھی کہنا ہے کہ براہمن پیدائش کے اعتبار سے افضل ہے اور کھتری دوسرے درجے کے ہیں بالکل یہی بات مولانا اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں کہ سید شیخ، علوی اور انصاری پہلے درجے کے اور مغل و پٹھان دوسرے درجے کے ہیں۔

اب برادرانِ اسلام خود ہی فیصلہ کرلیں کہ انہوں نے دیو بندیوں کی منوسمرتی والی شریعت کو قبول کرنا ہے یا قرآن مجید کی اس شریعت کو قبول کرنا ہے جس میں کسی سید، انصاری، مغل ، پٹھان یا پیدائشی مسلمان کو افضل نہیں قرار دیا گیا بلکہ **اِنَّ اکرمکم عنداللہ اتقکم** فرما کر صرف اور صرف متقی کو معزز مکرم اور افضل و برتر قرار دیا گیا ہے اگر دیو بندی بھول چکے ہیں تو نئے سرے سے سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کا مطالعہ کریں، قرآن مجید کی سورۃ الحجرات کو گہری نظر سے پڑھیں مگر قرآن مجید کا صحیح عرفان بھی دراصل تقویٰ و طہارت رکھنے والوں کو نصیب ہوتا ہے اللہ فرماتا ہے **لا یمسُہٗ الا المطھرون** (الواقعہ: ۸۰) کہ قرآن مجید کا صحیح علم اور سچا عرفان پاکباز لوگوں کو ہی نصیب ہوسکتا ہے اور دوسرے تو اس کو چھو بھی نہیں سکتے اور اگر چھوئیں گے تو اپنی نیتوں کے فساد کے نتیجہ میں صحیح مفہوم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

پس یہ ہے ذات برادری، قوم و نسل اور پیشے کے اعتبار سے دیو بندی تفریق اور دیو بندی شرع جس کا عام مسلمانوں پر اس قدر بُرا اثر پڑا ہے کہ کئی خاندانوں کی نوجوان لڑکیاں اپنے کنوارے پن کی حالت میں ہی بوڑھی ہو گئیں لیکن ان کے ''گھٹیا نسل'' کے ہونے کی وجہ سے ان کی شادیاں نہیں ہوسکیں پریشان ہو کر اور دُکھ میں مبتلا ہو کر کئی خاندان مرتد ہو گئے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلام کو خیر آباد کہہ گئے ایسے دلدوز واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں یہ

دیوبندی علماء تو غفلت کے لحافوں سے باہر آنے کے لئے تیار نہیں انہیں اپنی کمائیوں سے تعویذ گنڈوں سے فرصت نہیں کہ یہ آنکھیں کھول کر دیکھ سکیں کہ اس وقت مسلمان کس دور اور مصیبت کے عالم میں زندگی بسر کر رہے ہیں ورنہ خود بھی ایسے واقعات آنکھوں سے دیکھ لیں ہم نے تو خود ہندوستان کے طول وعرض میں گھوم کر ان دردناک واقعات کا مشاہدہ کیا ہے کہ کس طرح کئی خاندان اس دیوبندی تعلیم کی وجہ سے اسلام کو ہی خیر باد کہہ گئے۔ چنانچہ ذیل میں ایسا ہی ایک واقعہ مرکز مکتبہ اسلامی دہلی سے شائع ہونے والی کتاب ''آپ کی الجھنیں اور ان کا حل'' صفحہ ۶۶ صفحہ ۶۷ سے درج کیا جاتا ہے جس میں مؤلف کتاب عمر افضل ایم اے لکھتے ہیں:۔

''بھوپال جیسے شہر کا تذکرہ ہے جو خاصے عرصہ تک مسلم تہذیب وتمدّن کا گہوارا رہا ہے اس شہر میں ۱۶/ اپریل ۱۹۷۳ء کو محلہ جہانگیر آباد کے گرجا گھر کے سامنے ایک تانگہ آکر رُکا جس میں ایک مسلمان مرد، ان کی اہلیہ، دو جوان لڑکیاں اور لڑکے سوار تھے مسلمانوں میں ذات پات کی لعنت نے جس طرح رواج پالیا اس سے تنگ آکر پورے خاندان نے فیصلہ کرلیا وہ عیسائی ہو جائیں گے۔

اتفاقاً اس وقت ایک شناسا وہاں سے گزرے جب انہوں نے دریافت کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو پورا مسلمان خاندان رو پڑا انہوں نے بتایا کہ اپنے مسلمان بھائیوں خصوصاً پڑوسیوں کے سلوک سے تنگ آکر انہوں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اسلام کو چھوڑ کر عیسائی مذہب اختیار کرلیں۔

ان کی ایک لڑکی جوان ہو چکی تھی اور اس کی شادی کے سلسلہ میں وہ سخت پریشان تھے بڑی دوڑ بھاگ کے بعد جب کہیں سے کوئی پیغام آتا تو پڑوسی مسلمان یہ کہہ کر پیغام دینے والوں کو بھڑکا دیتے کہ لڑکی کا خاندان تو نائی برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی شرافت اور رہن سہن میں بہت سے متوسط شرفاء کے خاندانوں سے بہتر تھا۔ اور اب اس پیشہ سے عرصہ

سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔''

یہ بات صرف شادی بیاہ تک محدود نہیں ہے اس دیو بندی تفریق کا نتیجہ یہاں تک نکلا ہے کہ خود مسلمانوں میں بھی چھوٹی ذات کے کہلائے جانے والے مسلمانوں کے گھروں سے پانی تک نہیں پیا جاتا کھانا نہیں کھایا جاتا ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام سے بدتر سمجھا جاتا ہے راقم الحروف نے دیو بندی تفریق کے یہ واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں آندھرا پردیش میں ترکل مسلمان اپنے آپ کو پتھر پھوڑ اور دھنکی مسلمانوں سے افضل سمجھتے ہیں اور ان کے گھروں میں کھانا کھانا یا ان کا ذبیحہ کھانا ہرگز پسند نہیں کرتے یہاں تک کہ ان چھوٹی ذات کے مسلمانوں کو ترکل مسلمان جو مکمل طور پر دیو بندی ملاؤں کے زیرِ اثر ہیں اپنی مساجد میں نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے اور یہ چھوٹی ذات کے کہلائے جانے والے غریب مسلمان خود اس قدر احساسِ کمتری کا شکار ہیں کہ اپنے کھانے کے لئے بھی کلمہ پڑھ کر جانور ذبح نہیں کر سکتے اس پر بھی ترکلوں کی اجارہ داری ہے۔ یہی حال پنجاب ہریانہ میں بھی دیکھا ہے جہاں آج بھی وہ بے آباد مسجدیں موجود ہیں جن کے متعلق مشہور ہے کہ یہ فلاں قوم کے مسلمانوں کی مسجد ہے ایک ہی گاؤں میں دو قوموں کے مسلمان ایک مسجد میں اکھٹا ہو کر سجدہ ریز نہیں ہو سکتے اور یہ صرف اور صرف اس دیو بندی تعلیم کے نتیجہ میں ہے کہ فلاں قوم فلاں قوم کے برابر نہیں اور فلاں قوم فلاں قوم کے میل کی نہیں۔

کیا سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی اسلام دیا تھا جس کی تشہیر آج یہ دیو بندی کر رہے ہیں؟ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے آزاد کردہ غلام سے، جی ہاں وہ غُلام جن کو عربوں میں سب سے ذلیل ترین قوم سمجھا جاتا تھا اور جن کے ساتھ جانوروں کی طرح کا سلوک کیا جاتا تھا اپنی بہن کی شادی کر دی تھی۔ حضرت بلال ایک نہایت ہی غریب کالے رنگ کے اور حبشی مسلمان تھے جب ان کو رشتہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہیں اپنے لئے

بہت سے رشتوں میں سے کسی ایک رشتہ کا انتخاب کرنا مشکل ہوگیا تھا کیونکہ ان سے رشتہ قائم کرنا مہاجرین وانصارسب اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھےلیکن اگر یہ دیو بندی تعلیم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں بھی جاری ہوتی تو حضرت زید ؓ کو حضرت بلال ؓ کو اور ان جیسے کئی صحابہ کو ساری عمر کہیں رشتہ نہ ملتا۔

یہ دیو بندی جو اپنے آپ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے حقیقی وارث قرار دے کر دوسروں کو دائرۂ اسلام سے خارج کرتے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو گرے پڑے کمزور اور غریب لوگوں کو اپنے سینے سے لگاتے تھے اور یہ غریبوں اور چھوٹی قوموں کو دور سے دھکے مارتے ہیں۔حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم تو عیسائیوں کو بھی مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت دیتے تھےاور یہ کلمہ گو مسلمانوں کو اپنی مسجدوں سے نہ صرف دھکے مار کر نکالتے ہیں بلکہ مار مار کر انہیں لہولہان کر دیتے ہیں چنانچہ حال ہی میں ایسے واقعات نیپال میں رونما ہوئے ہیں ان دیو بندیوں نے جو اپنے آپ کو ختمِ نبوت کے محافظ کہتے ہیں احمدیوں کو مار مار کر ہلکان کر دیا ان کا بائیکاٹ کیا اور وہ تمام دُکھ دئے جو کفار مکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہ کو دیتے تھے-خدا بچائے دیو بندیوں کے اس اسلام سے!

ہم اس موقعے پر اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدیت کا پودا آج سے سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اگر یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہ ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ ان مولویوں کے اسے اکھاڑنے کی کوشش کرنے کے باوجود اسے کیوں مضبوطی عطا فرماتا ہےاور کیوں دینِ اِسلام کی خدمت کرنے کی توفیق دیتا ہے چنانچہ قادیان پنجاب اور ہندوستان سے نکل کر یہ روحانی آواز دُنیا کے ڈیڑھ صد سے زائد ملکوں میں پھیل گئی ہے اور ہر سال ہی لاکھوں سعید رُوحیں اس رُوحانی قافلہ میں شامل ہوتی جارہی ہیں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ دن رات اسلام کی تبلیغ کررہا ہے اور دُنیا

میں ہزاروں مسجدیں تعمیر کی جا چکی ہیں، سینکڑوں مبلغین اسلام کا کام کر رہے ہیں لاکھوں کالے اور گورے افریقہ اور یورپ کے ممالک میں اسلام قبول کر رہے ہیں اور جماعت کے ہزاروں مبلغین مسلمانوں کے بچوں کو دیہاتوں اور شہروں میں مفت دینِ اسلام کی تعلیم دے رہے ہیں جماعتِ احمدیہ چاہتی ہے کہ گاؤں گاؤں میں آئندہ ایسے نوجوان تیار کر دئے جائیں جو اپنے گاؤں کے دینی کاموں کو سنبھال لیں خود ہی نمازیں پڑھائیں جنازے پڑھائیں، نکاح پڑھائیں ۔ جماعت احمدیہ یہ چاہتی ہے کہ گاؤں گاؤں سے جہالت کا خاتمہ کیا جائے تا کہ مولوی تعویذ گنڈوں کی رقمیں نہ لوٹ سکیں، جماعت احمدیہ یہ چاہتی ہے کہ گاؤں گاؤں سے ان تمام بری رسموں کا خاتمہ کیا جائے جو آج مسلمانوں کے گلے کا طوق بن چکی ہیں، اور جن کی وجہ سے وہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں زندگی کے ہر میدان میں پچھڑے ہوئے ہیں۔

پس تمام مولویوں کو چاہیئے کہ وہ مخالفت چھوڑ کر اس نیک کام میں شامل ہوں جھوٹ بولنا، جھوٹے الزامات لگانا چھوڑ دیں کیونکہ یہ جھوٹ اور مخالفت ان کے کسی کام نہ آئے گی بلکہ قیامت کے روز انکے لئے سیاہی کا ایک داغ بن جائے گی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے...... اے لوگو! تم یقیناً سمجھو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز

---

[1] کتاب کی موجودہ اشاعت کے وقت یہ تعداد 200 سے تجاوز کر چکی ہے الحمدللہ۔ ناشر۔

تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے ......پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا......جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے ایک موسم پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۱۳۔ ۱۴)

اللہ تعالیٰ رُوئے زمین پر اسلام کا بول بالا کرے اور ہر ایک کو مامور زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆☆